ترکِ رفعِ یدین

اور

اَحناف

مؤلف

مفتی محمد جاوید القاسمی محمد آبادی

ڈائریکٹر

المعہد الاسلامی مدینۃ العلوم الخیریۃ

پسند فرمودہ

مجاہدِ اسلام حضرت مولانا محمد عثمان صاحب رحمانی لدھیانوی

شاہی امام پنجاب و امیرِ مجلس احرار الاسلام ہند

شعبۂ نشر و اشاعت

المعہد الاسلامی مدینۃ العلوم الخیریۃ

اندر لوک ہوٹل کے پیچھے، علی پورہ روڈ، نجیب آباد، بجنور، یوپی

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ نمبر	مضمون	صفحہ نمبر
تقریظ	٦	تیسری دلیل	۲۱
انتساب	۸	چوتھی دلیل	۲۲
اظہارِ تشکر	۹	پانچویں دلیل	۲۳
آوازِ دل	۱۰	اعتراض اور اس کا جواب	//
رفع یدین	۱۲	جواب	//
مقاماتِ رفع یدین	//	طریقِ اول	۲۴
احناف کا مسلک	۱۳	طریقِ دوم	//
دلائل احناف	۱۴	دوسرا اعتراض	//
پہلی دلیل	۱۵	جواب	//
مشہور اعتراض	۱٦	تیسرا اعتراض	۲٦
جواب	۱۷	جواب	۲۷
دوسرا اعتراض	۱۸	چھٹی دلیل	۲۹
جواب	//	ساتویں دلیل	//
تیسرا اعتراض	۱۹	آٹھویں دلیل	۳۰
جواب	//	نوٹ	۳۱
دوسری دلیل	۲۰	نویں دلیل	۳۲

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مضمون	صفحہ نمبر
دسویں دلیل	۳۴
گیارہویں دلیل	۳۶
بارہویں دلیل	۳۷
تیرہویں دلیل	۴۱
تحقیقِ سند	۴۲
خلاصۃ التحقیق	۴۴
تنبیہ	۴۵
اعتراض	//
جواب	۴۶
چودہویں دلیل	۴۸
آثارِ صحابہ	۴۹
خلفائے راشدین کا عمل	//
پندرہویں دلیل	//
اعتراض	۵۰
جواب	//
دوسرا اعتراض	۵۱
جواب	//
سولہویں دلیل حضرت عمرؓ کا فعل	//
سترہویں دلیل حضرت علیؓ کا فعل	۵۲
اٹھارہویں دلیل فعل ابن عمرؓ	۵۳
انیسویں دلیل	//
بیسویں دلیل حضرت عبداللہ ابن	۵۴
مسعودؓ کا فعل	//
اکیسویں دلیل قولِ ابن عمرؓ	//
آثارِ تابعینؒ	۵۵
بائیسویں دلیل	//
تیئیسویں دلیل	۵۶
چوبیسویں دلیل	۵۷
پچیسویں دلیل	۵۸
چھبیسویں دلیل	//
ستائیسویں دلیل	۵۹
اٹھائیسویں دلیل	//
انتیسویں دلیل پندرہ سو صحابہؓ کا عمل	۶۰
تیسویں دلیل	۶۲
اکتیسویں دلیل	۶۳
اعتراض	۶۴
جواب	//
بتیسویں دلیل	۶۷

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مضمون	صفحہ نمبر
دلائل غیر مقلدین	۶۹
غیر مقلدین کی پہلی دلیل	//
جواب	۷۰
پہلا طریق	//
دوسرا طریق	//
تیسرا طریق	۷۱
چوتھا طریق	۷۳
پانچواں طریق	۷۴
چھٹا طریق	۷۵
ترکِ رفع یدین کی معقول وجہ	۷۷
ابن عمر کی جانب سے رفع یدین کی	۷۹
منسوخی کا اعلان	//
غیر مقلدین کی دوسری دلیل	۸۰
جواب	۸۱
دوسرا طریق	۸۲
تیسرا طریق	//
چوتھا طریق	۸۳
غیر مقلدین کی تیسری دلیل	۸۵
جواب	۸۷
ترک رفع یدین کی وجوہِ ترجیح	۹۰
مناظرۃ الامام الاعظم والاوزاعی .	۹۵
قابلِ نظر دو باتیں	۹۸
دوسری بات	۹۹
تمام فقہاء ترک رفع یدین کی قائل	۱۰۰
تھے	//
مراجع ومصادر	۱۰۲

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تقریظ

از:

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد عثمان حب رحمانی لدھیانوی

شاہی امام پنجاب وامیر مجلس احرار اِسلام ہند

مولانا مفتی محمد جاوید صاحب قاسمی ہمارے ملک معروف صاحبِ قلم عا دین ہیں، آپ کے قلم سے کئی معیاری تصنیفات وتالیفات منظر عام پر آچکی ہیں اور انہیں علمی ودینی حلقوں میں قبو عام بھی حاصل ہوا ہے، فالحمدللہ علی ذلک۔

اس وقت ''ترکِ رفع یدین اور احناف'' نامی مولانا مدظلہم ایک جدید تالیف پیشِ نظر ہے، اس کتاب شروع میں آپ نے رفع یدین کی با اور منسوخ ومتروک صورتوں پر تفصیلی کلام کیا ہے اور احناف کے موقف پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں، ان کافی وشافی جوابات تحریر کئے ہیں، پھر آخر میں پ نے غیر مقلدین کے نقطۂ نظر اور ان مستدلات کو ذکر کیا ہے اور ان استدلالات کے بڑے ہی معقو و مسکت علمی وتحقیقی جوا پیش کئے ہیں۔ کتاب مطالعہ سے اندازہ ہوا کہ مولانا محترم نے احناف اور غیر مقلدین کی بنیادی واہم کتب کا بڑی باریک بینی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے اور پھر کمالِ خو ساتھ دونوں طرف کے دلائل کا تجزیہ پیش کیا ہے، دوسرے یہ کہ مؤلف موصوف نے مناظرانہ طرز اپنانے کے بجائے اس کتاب میں انتہائی آسان، سنجیدہ اور عام فہم اسلو وانداز اختیار کیا ہے تاکہ کتا رجات کو غیر جانب دارانہ انداز میں پڑھا جاسکے اور قارئین سہولت احناف کے موقف کو

[Website: DifaAhleSunnat.com]

سمجھ سکیں اور آگے دوسرے لوگوں کو بھی وقتِ ضرورت سمجھا سکیں۔

احناف اور غیر مقلدین کے درمیان اور بھی کئی ایک جزوی وفروعی مسائل میں اختلاف ہے، ویسے تو ہمارے اکابر نے احناف کے دلائل اور ان پر وارد اعتراضات کا اپنی کتب میں ذکر فرمایا ہے اور اکابر کی اس سلسلے کی اردو وعربی کتب ہمارا بیش قیمت سرمایہ ہیں۔لیکن مختلف اور مطول کتابوں میں منتشر ان چیزوں سے کما حقہ استفادہ ہر شخص کے لئے آسان نہیں ہے، اس لئے ضرورت ہے کہ اس طرز کی کتابیں تیار کی جائیں، جن میں بیک وقت ساری مختلف فیہ چیزوں کو لانے کے بجائے صرف ایک آدھ چیز کو موضوعِ تحریر قرار دیا جائے اور دونوں طرف کے دلائل کا ان میں شرح وبسط کے ساتھ احاطہ کیا جائے، اس طرح ہر مسئلے سے کما حقہ واقفیت آسان ہو سکے گی اور دلائل بھی محفوظ و مستحضر رہیں گے،ہمیں اُمید ہے کہ مولانا مفتی محمد جاوید صاحب قاسمی سوال وجواب کے انداز میں دیگر مسائل پر بھی قلم اٹھائیں گے اور احقاقِ حق وابطالِ باطل کے حوالے سے ان کی کتابیں بڑا اہم رول ادا کریں گی، ان شاء اللہ۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

محمد عثمان رحمانی لدھیانوی
(شاہی امام پنجاب وصدر مجلس احرارِ اسلام ہند)
۱۷/مارچ ۲۰۲۲ء

[Website: DifaAhleSunnat.com]

انتساب

ہر دل عزیز میرے برادرِ کبیر جواب اس دارِ فانی میں نہیں رہے
انتساب کی یہ چند سطریں لکھتے ہوئے بھی آنکھیں نم ہو رہی ہے
جن کی محنتوں سے آج میں اس قابل بنا۔
جناب قاری رئیس احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ
سابق ناظم مدرسہ انصار العلوم موضع محمد آباد بجنور

عجب دستِ اجل کو کام سونپا ہے مشیت نے
چمن سے پھول چننا اور ویرانے میں رکھ دینا

انہی کے نام: یہ کتاب منسوب ہے۔
ابو حسان
محمد جاوید القاسمی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اظہارِ تشکر

اس کتاب کی تیاری میں دو حضرات کا بیحد تعاون رہا
میرے واٹس ایپ پر کتب مراجع ومصادر بھیجنے میں ان
حضرات نے بہت محنت کی، بلکہ یہ کتاب ان ہی حضرات
کی کوششوں سے، وجود میں آئی۔

(۱) مولانا محمدانعام صاحب، ساکن موضع کاٹکہ، ضلع مظفرنگر۔

(۲) قاری محمدشعیب صاحب، حیاتی مرادآباد۔

شکریہ بہت بہت دوستوں

جَزَاکُمُ اللّٰهُ فی الدُّنیا وَالْآخرَة، خَیرَ الْجَزَاءَ

ابوحسان

محمدجاویدالقاسمی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

وازِ دل

اس موضوع پر اور اسی نام سے آج تقر چھ برس قبل سوال و جوا انداز میں، احقر نے ایک ہی مختصر رسالہ لکھا ، جو ''الحمد اللہ'' علماء اور ام میں کافی مقبول ہوا، اور اس سے مجھ کو لکھنے کا بہت حوصلہ ، آج پھر اسی مو ع اور اسی نام سے ایک کتاب پ کی خدمت میں، پیش کرتے ہوئے دل جذبۂ تشکر سے معمور اور قلم بارگاہ الٰہی میں سربسجود ہے کہ اس نے یہ ہمت اور توفیق ۔

نجیب آباد کے قریب دس میٹر دور ایک مشہور و معروف بستی ''منڈاولی'' میں برادر محترم مولانا مفتی سجاد حنیف راحتپوری دعوت و تحر پر، حضرت مولانا محمد اسلم حت اور مفتی عبد القادر و مفتی عرفا اور مفتی عباس حنیف حبان میں غیر مقلدین پھیلائے ہوئے فتنہ کی وجہ سے ایک مسجد میں عوام الناس اور غیر مقلدین سے ا م و تفہیم تعلق سے ایک قات رکھی گئی تھی، جس میں یہ مسئلہ زیر یا تھا، اور ان حضرات نے بڑے شد و مد سے یہ دعویٰ کیا کہ آنحضرت اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ''رفع یدین'' کیا اور ''عدم رفع یدین'' نخضرت اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہی نہیں، جس کا احقر نے بڑے مدلل انداز میں وہیں پر رد کیا، اور عوام ا س سامنے ''ترک رفع یدین'' کے دلائل مع حوالہ جات نکا اور پڑھ کر سنائے، جس سے ان غیر مقلدین کا دجل و مکر و یب عوام کے سامنے وا ہوا کہ یہ لوگ سطرح انداز سے حدیث کا سہارا لے کر لے بھالے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں، بہر حال اس وقت پھر ضرورت محسوس ہوئی کہ اس مو ع پر از سرِ نو خامہ فرسائی کی جائے اور احناف و غیر مقلدین کے دلائل کا مکمل طور پر جائزہ عوام کی خدمت میں پیش کیا جائے، یہ کتا اسی کوشش و محنت کا نتیجہ ہے، جو پ کے سامنے ہے، ہم نے اس میں ہر

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بات مدلل کی اور کتابوں کا مکمل حوالہ دیا ہے، کسی سنی سنائی بات پر ہم نے یقین نہیں کیا، بلکہ کسی کے دیئے ہوئے حوالہ پر بھی ہم نے اعتبار کرتے ہوئے اس کو نقل نہیں کیا، بلکہ از خود اس حوالہ کو اصل کتاب سے دیکھا، پڑھا اور سمجھا پھر اس کو نقل کیا، تا کہ بات پختہ رہے۔

اس کتاب کی تصنیف کے دوران یہ بات شدت سے محسوس کی گئی کہ محدثین عظام نے باوجود اپنے تقویٰ وطہارت تقدس وعظمت کے (بارگاہ خداوندی میں ہزار بار توبہ کرتے ہوئے) احناف کے ساتھ تعصب کی تمام تر حدوں کو پار کیا مگر اللہ نے ایسے فقہاء وعلماء پیدا کئے جنہوں نے دلائل کا مکمل جائزہ لے کر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کردیا، بہرحال یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہے، فیصلہ آپ کو کرنا ہے کہ ہم احناف کا دفاع کرنے میں کتنے کامیاب رہے، ہمیں کسی طبقہ سے کوئی ذاتی عداوت یا مخالفت نہیں، مگر ہاں یہ ضرور ہے کہ اگر کوئی قرآن وسنت کا نام لے عوام کو بھٹکانے اور ورغلانے کی کوشش کرے گا تو ان شاء اللہ فرزندان دیوبند اس گمراہ کوشش کو مکمل ناکام بنادیں گے، ہماری یہ محنت آپ کے سامنے ہے کہیں اگر کوئی غلطی محسوس ہو تو آپ احقر کو ضرور مطلع فرمائیں، ایک خطا کار انسان ہوں غلطی کا امکان بہت زیادہ ہے، اطلاع ملنے پر ان شاء اللہ، اس کی اصلاح کردی جائے گی۔

والسلام

ابوحسان محمد جاوید القاسمی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترک رفع یدین اور احناف

رفع یدین:

نماز میں دونوں ہاتھوں کو کانوں کے بالمقابل اُٹھانا ’’رفع یدین‘‘ کہلاتا ہے یہ ایک خاص اصطلاح ہے جس کو عموماً نماز کے لئے ہی استعمال کیا جاتا ہے، ورنہ اصلاً رفع یدین کے معنی ’’دونوں ہاتھوں کو اُٹھانا‘‘ ہے بس۔

مقامات رفع یدین:

احادیث شریفہ میں تلاش وجستجو کے بعد مختلف مقامات پر نماز میں ’’رفع یدین‘‘ کا ثبوت ملتا ہے۔ (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت۔ (۲) رکوع میں جانے سے پہلے۔ (۳) رکوع سے اٹھنے کے بعد، (۴) سجدہ میں جاتے وقت۔ (۵) سجدہ سے اُٹھنے کے بعد۔ (۶) دو رکعتوں سے اُٹھتے وقت جب تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں۔ (۷) ہر اُٹھنے بیٹھنے کے وقت، ان کا ثبوت ہم آگے پیش کریں گے۔

اختلافی مقامات: تکبیر تحریمہ کے وقت سب کے نزدیک ’’رفع یدین‘‘ مشروع ہے، صرف شیعوں کا فرقۂ زیدیہ اس کا قائل نہیں، اسی طرح سجدہ کے وقت اور سجدہ سے اُٹھتے وقت بالاتفاق ’’رفع یدین‘‘ متروک ہے۔

البتہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھنے کے بعد، نیز تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت ’’رفع یدین‘‘ میں اختلاف ہے غیر مقلدین (نام نہاد اہل حدیث) کے نزدیک ان مقامات پر ’’رفع یدین‘‘ نہ صرف مسنون ہے بلکہ ان کے اصرار سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید ان مقامات پر ’’رفع یدین‘‘ واجب ہو، یا لازم

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اور ضروری ہو۔

احناف ان مقامات پر بھی دلائل کی روشنی میں ''رفع یدین'' کو متروک مانتے ہیں۔

احناف کا مسلک:

رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھنے، نیز تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے کے بعد ''رفع یدین'' کو دیگر احادیث کی بناء پر متروک مانتے ہیں، ان کا نظریہ ہے کہ جیسے سجدہ میں جاتے وقت اور سجدہ سے اُٹھتے وقت اور ہر اونچ نیچ کے وقت ''رفع یدین'' کا ذکر احادیث میں موجود ہے مگر دیگر دلائل کی روشنی میں ان مقامات پر ''رفع یدین'' ترک کر دیا گیا ہے، اسی طرح رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھنے کے بعد، نیز تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے پر بھی ''رفع یدین'' متروک ہو چکا ہے۔

البتہ جہاں تک روایات کا تعلق ہے تو حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ''رفع یدین'' اور ''ترک رفع'' دونوں ثابت ہیں۔

جہاں تک ''رفع یدین'' کے ثبوت کا تعلق ہے تو احناف اس کے منکر نہیں، البتہ جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ ''ترک رفع'' احادیث سے ثابت نہیں دلائل کے ساتھ اس کی تردید ضرور کرتے ہیں۔

''رفع یدین'' کے اس مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے صاحب قدوری لکھتے ہیں ''وَلَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلَّا فِی التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی''۔ (قدوری، ص:۷۵، کتاب الطلاق، باب صفۃ الصلاۃ، مطبوعہ مکتبہ البشریٰ کراچی پاکستان)

یعنی پہلی والی تکبیر (تکبیر تحریمہ) میں ہی ہاتھوں کو اُٹھائے۔

اور صاحب ہدایہ رقم طراز ہیں: ''وَلَا یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِلَّا فِی التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی'' اور صرف پہلی ہی والی تکبیر (تحریمہ) میں اپنے ہاتھوں کو اُٹھائے۔ (ہدایہ ج:۱ص:۳۳۵، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، کراچی پاکستان)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دلائل احناف:

صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ''رفع یدین'' کے ثبوت اور باقی اختلافی مقامات پر (رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھنے پر، دو رکعت کے بعد تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہونے پر) رفع نہیں ہے، اس بارے میں احناف کے جو دلائل احادیثِ شریفہ میں دستیاب اور موجود ہیں، ہم ان دلائل کو آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے ''رفع یدین'' کے مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ ''نیل الفرقدین فی رفع الیدین'' کے نام سے لکھا ہے، اس میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ ''رفع یدین'' کی احادیث معنیً متواتر ہیں، جبکہ ''ترک رفع یدین'' کی احادیث عملاً متواتر ہیں، یعنی ''ترک رفع'' پر تواتر بالتعامل پایا جاتا ہے۔

(نیل الفرقدین فی مسألۃ رفع الیدین، ص:۲۲ مطبوعہ مجلس العلمی ڈھابیل گجرات)

دلائل احناف کے سلسلہ میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ''نیل الفرقدین'' میں فرماتے ہیں کہ یہاں یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ جو حضرات ''رفع یدین'' کے قائل نہیں ان کا مسلک عدمی ہے اور اس لحاظ سے وہ روایات بھی ان کی دلیل ہیں جو صفت صلوٰۃ کو بیان کرتی ہیں، لیکن ''رفع یدین'' اور ''ترک رفع'' سے ساکت ہیں، اس لئے کہ اگر رفع یدین ہوا ہوتا تو صفت صلوٰۃ کو بیان کرتے وقت احادیث ان کے ذکر سے ساکت نہ ہوتیں، اگر حضرت شاہ صاحب کی اس تحقیق کو لیا جائے تو قائلینِ عدمِ رفع یدین کی مؤید روایات کی تعداد احادیث رفع سے بھی زیادہ ہو جاتی ہیں۔

احناف چونکہ ''رفع یدین'' کو ثابت مانتے ہیں، اس لئے وہ ''رفع یدین'' کی روایات پر کوئی جرح نہیں کرتے، لہٰذا ''رفع یدین'' کے مسئلہ پر ہماری آئندہ گفتگو کا منشاء یہ ثابت کرنا نہیں کہ رفع یدین ناجائز ہے، یا احادیث سے ثابت نہیں، بلکہ ہمارا

منشاء محض یہ ثابت کرنا ہے کہ ''ترکِ رفع یدین'' بھی احادیث سے ثابت ہے اور یہی طریقہ راجح وافضل ہے، اور ''رفع یدین'' یا تو منسوخ ہے یا پھر سنت متروکہ ہے، جس پر اکثر صحابہ وتابعین نے ''ترک رفع یدین'' والی روایات کی صحت وتصریح کی بناء پر عمل کرنا ترک کردیا تھا، جس کو عالم اسلام نے قبول کیا اور احناف نے اختیار کیا اس سلسلہ میں ہم ترتیب وار احناف کے دلائل آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، بعد میں ہم غیر مقلدین کے دلائل بھی آپ کے سامنے لائیں گے اور احناف نے ان دلائل کو کس نظر سے دیکھا ہے وہ بھی ذکر کریں گے۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اس مسئلہ کے دلائل حسب ذیل ہیں:

پہلی دلیل:

اس سلسلہ کی سب سے پہلی روایت حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسے اکثر اصحاب سنن نے روایت کیا ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ.

(سنن الترمذی حدیث: ۲۵۷، باب رفع الیدین عند الرکوع، سنن أبی داؤد، حدیث: ۷۴۸، باب: من لم یذکر الرفع عند الرکوع)

(سنن النسائی حدیث: ۱۰۲۶، کتاب الافتتاح، ترک ذلک)

(سنن النسائی حدیث: ۱۰۵۸، باب التطبیق: الرخصة فی ترک ذلک).

(مسند احمد، حدیث: ۳۶۸۱، مسند عبد اللہ بن مسعود)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ :حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (اپنے تلامذہ کو نماز کی عملی تعلیم دیتے ہوئے) فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھ کر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف پہلی دفعہ (تکبیر تحریمہ میں) رفع یدین کیا۔

یہ حدیث احناف کے مسلک پر صریح بھی ہے اور صحیح بھی، ابن حزم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو ذکر کرنیکے بعد فرماتے ہیں۔

"إِنَّ هٰذَا الْخَبَرَ صَحِيْحٌ"، (المحلی بالآثار ج:۳، ص:۴، کتاب الصلاۃ مسألة: ۴۴۲، حکم رفع الیدین فی الصلاۃ).

یعنی یہ حدیث صحیح ہے۔

مشہوراعتراض:

اس روایت پر متعدد اعتراضات کئے گئے ہیں ان میں سے مشہور ومعروف اعتراض وہ ہے جو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے:

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: قَدْ ثَبَتَ حَدِيْثُ مَنْ يَرْفَعُ يَدَيْدِ، وَذَكَرَ حَدِيْثَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ، وَلَمْ يَثْبُتْ حَدِيْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرْفَعْ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ".

(سنن ترمذی حدیث: ۲۵۶، ابواب الصلاۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: باب رفع الیدین عند الرکوع)

ترجمہ :حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رفع یدین والی روایت تو ثابت ہیں اور آپ نے (اس کے لئے) زہری عن سالم عن ابیہ، والی حدیث کا ذکر کیا (جس میں رفع یدین کا تذکرہ ہے) اور

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ والی روایت ثابت نہیں یعنی ''ان النبی ﷺ لم یرفع الا فی اول مرۃ''۔ گویا حضرت عبداللہ ابن مبارک کے نزدیک حضرت عبداللہ ابن مسعود والی روایت جس میں عدم رفع یدین کا ذکر ہے وہ ثابت نہیں ہے۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ درحقیقت ''ترکِ رفع یدین'' کے سلسلہ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو حدیثیں مروی ہیں، ایک کے الفاظ یہ ہیں: ''عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَۃٍ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ'' یہ مرفوع روایت ہے۔ (شرح معانی الآثار المعروف طحاوی ج:۱، ص:۴۲۲، حدیث:۱۳۴۹، مطبوعہ عالم الکتب) اور دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ''۔ (سنن الترمذی، حدیث: ۲۵۷، باب رفع الیدین عند الرکوع).

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود والی روایت ثابت نہیں یہ پہلی والی روایت کے بارے میں ہے دوسری روایت کے بارے میں نہیں جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ سنن نسائی میں یہی حدیث خود حضرت عبداللہ ابن مبارک سے اس طرح مروی ہے:

اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ سُفْیَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَۃَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِصَلَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ؟ قَالَ: فَقَامَ، فَرَفَعَ یَدَیْہِ اَوَّلَ مَرَّۃٍ ثُمَّ لَمْ یُعِدْ.

(سنن النسائی کتاب الافتتاح، ترک ذلک حدیث: ۱۰۲۶)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ثابت ہوا کہ عبداللہ ابن المبارک کا قول پہلی روایت سے متعلق ہے نہ کہ دوسری روایت ہے، لہٰذا ان کے قول کو دوسری روایت پر چسپاں کرنا درست نہیں، یہی وجہ ہے کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت عبداللہ ابن مبارک کا یہ قول نقل کرنے کے بعد مستقل سند سے ''الا اصلی بکم'' والی روایت نقل کی اور آگے فرمایا'' **وفی الباب عن البراء بن عازب، قال ابو عیسیٰ: حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبه یقول غیر واحد من اصحاب النبی ﷺ والتابعین وهو قول سفیان واهل الکوفة''.** (سنن الترمذی حدیث: ۲۵۷)

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث خود امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں قابلِ استدلال ہے۔

دوسرا اعتراض:

اس حدیث پر دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اس حدیث کا مدار عاصم بن کلیب پر ہے اور یہ ان کا تفرد ہے۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو عاصم بن کلیب مسلم کے راوی ہیں اور ثقہ ہیں لہٰذا ان کا تفرد مضر نہیں، دوسرے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی متابعت کی ہے، چنانچہ ''مسند امام اعظم'' میں یہ حدیث

''قال ابو حنیفة حدثنا حماد عن ابراهیم، عن علقمة والاسود عن ابن مسعود انَّ رسول اللہ ﷺ کان لا یرفع یدیه اِلا عند افتتاح الصلاة ولا یعود لشئی من ذٰلک''.

(مسند الامام الاعظم من روایة موسیٰ بن زکریا الحصکفی،

ص: ۱۵۹، حدیث: ۹۷، مطبوعہ مکتبۃ البشریٰ کراتشی باکستان)

یہ حدیث ''حماد عن ابراھیم عن الاسود'' کے طریق سے مروی ہے اور یہ سلسلۃ الذہب ہے۔

تیسرا اعتراض:

اس روایت پر تیسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اس حدیث کو ''عاصم بن کلیب'' سے روایت کرنے میں سفیان، اور ان سے روایت کرنے میں وکیع متفرد ہیں۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر سفیان اور وکیع جیسے کبار ائمہ حدیث کے تفردات کو بھی رد کیا جانے لگے تو پھر دنیا میں کس کا تفرد قابلِ قبول ہوسکتا ہے؟

نیز امام ابوحنیفہ کے طریق میں نہ سفیان ہیں اور نہ ہی وکیع، جس کو ابھی اوپر نقل کیا ہے۔

نیز سفیان سے روایت کرنے میں وکیع کے متفرد ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے کہ اُن کے بہت سے متابعات موجود ہیں چنانچہ نسائی میں عبداللہ ابن المبارک ہیں جو یہی روایت سفیان سے بیان کرتے ہیں جس کو ہم پہلے اعتراض کے جواب میں پیچھے ذکر کر چکے ہیں۔

اور سنن ابو داؤد میں ''معاویہ، خالد بن عمرو اور ابو حذیفہ'' وغیرہ نے وکیع کی متابعت کی ہے دیکھئے:

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ، وَخَالِدُ بْنُ عَمْرٍو، وَأَبُو حُذَيْفَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَالَ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ بِإِسْنَادِہٖ بِھٰذَا قَال: فَرَفَعَ یَدَیْہِ فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ، وَقَالَ بَعْضُھُمْ مَرَّۃً وَاحِدَۃً.

(سنن ابی داؤد حدیث: ۷۵۱، کتاب الصلاۃ، ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ باب من لم یذکر الرفع عند الرفع)

اس حدیث کی سند میں ''معاویہ، خالد بن عمرو اور ابو حذیفہ'' وکیع کی متابعت میں موجود ہیں۔

ان تمام جوابات سے معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عائد کئے جانے والے تمام اعتراضات غلط ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس حدیث کو بہت سے محدثین نے صحیح یا حسن قرار دیا ہے، جن میں امام ترمذی، علامہ ابن عبدالبر، علامہ ابن حزم اور حافظ ابن حجر وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم بھی داخل ہیں، لہٰذا اس حدیث کے قابل استدلال ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

دوسری دلیل:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ اَیُّوْبَ الْمَخْزُوْمِیُّ، وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، وَشُعَیْبُ بْنُ عَمْرٍ وفی آخِرِیْنَ، قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عَیَیْنَۃَ، عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ، قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اِفْتَتَحَ الصَّلَاۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا، وَقَالَ بَعْضُھُمْ حَذْوَ مَنْکَبَیْہِ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ وَبَعْدَ مَا یَرْفَعُ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ لَا یَرْفَعُھُمَا، وَقَالَ بَعْضُھُمْ وَلَا یَرْفَعُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَالْمَعْنٰی وَاحِدٌ.

(مسند أبی عوانہ، ج: ۱ ص: ۴۲۳، حدیث: ۱۵۷۲ بیان رفع

[Website: DifaAhleSunnat.com]

الیدین فی افتتاح الصلاۃ قبل التکبیر بحذاء منکبیه، الخ).

(مسند حمیدی، ج:۲، ص:۲۷۷، حدیث: ۶۱۴، احادیث: عبداللہ بن عمر بن الخطاب مطبوعه الدار السلفیة عابد بلڈنگ مومن پورہ، بمبئی: ۱۱)

ترجمه: حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع فرماتے تو کاندھوں تک اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے، اور جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے تو رفع یدین نہیں فرماتے تھے، بعض راویوں نے بیان کیا کہ دونوں سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے، سب راویوں کی روایت کے معنی ایک ہی ہیں (مگر الفاظ مختلف ہیں)۔

تیسری دلیل:

وروی محمد بن جابر، عن حماد بن أبی سلیمان، عن إبراهیم عن علقمة، عن عبد اللہ بن مسعود قال: صَلَّیْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَلَمْ یَرْفَعُوْا أَیْدِیَهُمْ اِلَّا عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ.

(معرفة السنن والآثار للبیهقی ج: ۱ ص: ۵۵۲، باب من قال لا یرفع یدیه فی الصلاۃ إلا عند الافتتاح، مطبوعه دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان).

(سنن الدار قطنی ج: ۱ ص: ۶۲۲، حدیث: ۱۱۱۸، فیه فَلَمْ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

يَرْفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ اِلَّا عِنْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى فِىْ اِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، مطبوعه دار المعرفة، بيروت، لبنان، السنن الكبرى للبيهقى ج:۲ ص:۱۱۳، حديث: ۲۵۳۴ باب من لم يذكر الرفع اِلَّا عند الافتتاح مطبوعه دار الكتب العلمية، بيروت لبنان).

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو (یہ حضرات) سوائے نماز کے شروع میں (تکبیر تحریمہ کے وقت) اپنے ہاتھوں کو نہیں اُٹھاتے تھے۔

چوتھی دلیل:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِىْ لَيْلٰى عَنِ الْبَرَاءِ: اَنَّهٗ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اِفْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذٰى بِهِمَا اُذُنَيْهِ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلٰى شَىْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ.

(سنن الدار قطنى ج:۱ ص:۶۲۰، حديث: ۱۱۱۴، مطبوعه دار المعرفة، بيروت لبنان، سنن ابى داؤد، حديث: ۷۴۹، باب: من لم يذكر الرفع عند الركوع)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کانوں تک اُٹھایا پھر آپ نے اپنی نماز سے فارغ ہونے تک نماز کے کسی اور موقع پر دوبارہ (ہاتھ نہیں اُٹھائے)۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

پانچویں دلیل:

عَنِ الْحَکَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَیْلٰی، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَفَعَ یَدَیْہِ حِیْنَ اِفْتَتَحَ الصَّلَاۃَ، ثُمَّ لَمْ یَرْفَعْھُمَا حَتّٰی انْصَرَفَ۔

(سنن ابی داؤد، حدیث: ۷۵۲، باب: من لم یذکر الرفع عند الرکوع)۔

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی تو اپنے ہاتھوں کو (تکبیر تحریمہ کے وقت) اُٹھایا، پھر (نماز سے) فارغ ہونے تک نہیں اُٹھایا۔

اعتراض اور اس کا جواب:

اس حدیث کی سند پر متعدد اعتراضات کئے گئے ہیں، جس میں نمبر ایک پر تو یہی اعتراض ہے کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے چنانچہ وہ فرماتے ہیں: "**ھٰذا الحدیث لیس بصحیح**" کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث تین "طُرُق" سے ذکر کی ہے جن میں سے تیسرے طریق میں ایک راوی "محمد بن عبدالرحمٰن بن أبی لیلیٰ" ہیں جو کہ ضعیف ہیں، امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "**ھٰذَا الحدیث لیس بصحیح**" کہہ کر اسی طریق کی تضعیف کی ہے جبکہ شروع کے دو طریق کی سند پر انہوں نے کوئی کلام نہیں کیا، بلکہ سکوت اختیار کیا ہے، وہ دونوں طریق یہ ہیں۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

طریقِ اوّل:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، حَدَّثنا شَرِیْکٌ، عَنْ یَزِیْدِ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَیْلٰی، عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اِفْتَتَحَ الصَّلاۃَ رَفَعَ یَدَیْهِ اِلٰی قَرِیْبٍ مِنْ اُذُنَیْهِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ.

طریقِ دوم:

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِیُّ، حَدَّثنا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ، نَحْوَ حَدِیْثِ شَرِیْکٍ.

(سنن ابی داؤد، حدیث: ۷۵۰، ۷۴۹، کتاب الصلاۃ، ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ، باب: من لم یذکر الرفع عند الرکوع)۔

چنانچہ ان دونوں طریق سے یہ روایت بالکل صحیح ہے۔

دوسرا اعتراض:

اس روایت پر دوسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ اس حدیث کے آخر میں "ثم لا یعود" کی زیادتی صرف شریک کا تفرد ہے (یعنی اس زیادتی کو صرف شریک نے روایت کیا ہے دوسرے راویوں نے اس کو روایت نہیں کیا) چنانچہ امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "روی ھٰذا الحدیث ھشیم و خالد و ابن ادریس عن یزید، لم یذکروا: ثم لا یعود"۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ شریک اس زیادتی کی روایت میں متفرد نہیں، بلکہ ان کے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بہت سے متابعات موجود ہیں۔

مثلاً سفیان ثوری بھی اس زیادتی کو "یزید ابن ابی زیاد" سے روایت کرتے ہیں پیش خدمت ہے سفیان ثوری والی روایت۔

حَدَّثنا ابُوبَکْرَۃَ قالَ: ثنا مُؤَمَّلٌ، قالَ: ثنا سُفْیَانُ، قَالَ: ثنا یَزِیْدُ بْنُ أَبِیْ زِیَادٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَیْلٰی، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اکَبَّرَ لِاِفْتِتَاحِ الصَّلَاۃِ، رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَکُوْنَ اِبْھَامَاہُ قَرِیْبًا مِنْ شَحْمَتَیْ اُذُنَیْہِ، ثُمَّ لَا یَعُوْدُ.

(شرح معانی الآثار ج: ۱ ص: ۲۲۴، حدیث: ۱۳۴۷، مطبوعہ عالم الکتب).

اس حدیث میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ "یزید بن أبی زیاد" سے "ثم لا یعود" کی زیادتی نقل کرنے میں، شریک کے متابع ہیں۔

نیز ہشیم جن کے بارے میں امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے "ثم لا یعود" کی زیادتی نقل نہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے، ان کے دعویٰ کے برخلاف، وہ اس زیادتی کو نقل کرنے میں، "شریک" کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ "الکامل لابن عدی" میں حافظ ابن عبداللہ بن عدی الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

وَرَوَاہُ ھُشَیْمٌ وَشَرِیْکٌ وَجَمَاعَۃٌ مَعَھُمَا عَنْ یَزِیْدَ بِاِسْنَادِہٖ وَقَالُوْا فِیْہِ: ثُمَّ لَمْ یَعُدْ.

(الکامل لابن عدی ج: ۴ ص: ۲۷۳۰، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والنشر والترزیع).

یعنی ہشیم اور شریک نیز ایک بڑی جماعت نے ان دونوں کے ہمراہ "یزید"

سے اسی سند کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے جس میں ان لوگوں نے ''ثُمَّ لَمْ یَعُدْ'' والا جملہ روایت کیا ہے۔

اور اسماعیل بن زکریا نے بھی اس زیادتی کو نقل کیا ہے جس کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''سنن'' میں ذکر کیا دیکھئے وہ روایت بھی:

حَدَّثَنَا (یَحیَ بْنُ مُحَمَّدِ) بْنِ صَاعِدٍ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَیْمَانَ لَوِیْنُ، ثَنَا اِسْمَاعِیلُ بْنُ زَکَرِیَّا، ثَنَا یَزِیْدُ بْنُ أَبِیْ زِیَادَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَیْلٰی، عَنِ الْبَرَاءِ، اَنَّهٗ رَأَی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اِفْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی حَاذٰی بِهِمَا اُذُنَیْهِ، ثُمَّ لَمْ یَعُدْ اِلٰی شَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ حَتّٰی فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ.

(سنن الدار قطنی ج: ۱ ص: ۶۲۰، حدیث: ۱۱۱۴، مطبوعه دار المعرفة، بیروت لبنان)

اس حدیث کی سند میں ''اسماعیل بن زکریا، یزید بن ابی زیاد،'' کے شاگرد ہیں جو کہ ''ثم لم یعُدْ'' کی زیادتی نقل کرتے ہیں، لہٰذا امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ کا یہ دعویٰ کہ ''ثُمَّ لا یَعُوْدُ'' شریک کا تفرد ہے یہ بے بنیاد ہے، ہم ان کے اس دعویٰ کو رد کرتے ہیں، سفیان ثوری، ہشیم اور اسماعیل بن زکریا کی سند سے بھی ''ثم لا یعود'' کی زیادتی والی روایت پیش کر چکے۔

تیسرا اعتراض:

تیسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ سفیان بن عیینہ کا قول ہے کہ یزید بن ابی زیاد جب تک مکہ مکرمہ میں تھے، اُس وقت تک حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ''ثم لا یعود'' کی زیادتی کے بغیر روایت کرتے تھے، پھر جب وہ کوفہ آئے تو وہاں انہوں نے یہ جملہ روایت کرنا شروع کر دیا، امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اضافہ کے بارے میں سفیان بن عیینہ کا یہ مقولہ نقل کیا ہے، "اَظُنُّ اَنَّ اَھْلَ الْکُوْفَۃِ لَقِّنُوْہُ فَتَلَقَّنَ" گویا اہل کوفہ نے اس تلقین کے ذریعہ انہیں اس زیادتی کے روایت کرنے پر مجبور کر دیا تھا، اس اعتراض کی طرف امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے ان الفاظ میں اشارہ کیا ہے:

"حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّھْرِیُّ، حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنْ یَزِیْدَ، نَحْوَ حَدِیْثِ شَرِیْکٍ، لَمْ یَقُلْ: ثُمَّ لَا یَعُوْدُ، قَالَ سُفْیَانُ قَالَ لَنَا بِالْکُوْفَۃِ بَعْدُ: ثُمَّ لَا یَعُوْدُ. (سنن ابی داؤد، حدیث: ۷۵۰)

جواب:

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے "نیل الفرقدین" میں اس اعتراض کا مفصل جواب دیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ کی طرف اس قول کی نسبت درست نہیں، اول تو اس لئے کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے سفیان ابن عیینہ کا یہ قول محمد بن حسن البربہاری، اور ابراہیم الرمادی کے واسطے سے نقل کیا ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیھقی ج:۲ ص:۱۱۱، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان).

اور یہ دونوں راوی انتہائی ضعیف ہیں، محمد بن حسن بربہاری کے بارے میں حافظ ذہبی نے برقانی کا قول نقل کیا ہے کہ وہ کذاب ہے "قال البرقانی: کَانَ کَذَّاباً" (میزان الاعتدال ج:۳، ص:۵۱۹، تذکرہ ۷۴۰۳، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت لبنان)

اور رمادی کے بارے میں خود حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ وہ سفیان بن عیینہ کی طرف ایسے اقوال منسوب کرتا تھا، جو انہوں نے نہیں کہے:

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلَ سَأَلْتُ أَبِیْ عَنْہُ فَلَمْ یُعْجِبْہُ،

[Website: DifaAhleSunnat.com]

وَقَالَ: كَانَ يَكُوْنُ عِنْدَ سُفْيَانَ، فَيَقُوْمُ فَيَجِيْئُوْنَ اِلَيْهِ الْخُرَاسَانِيَّةُ، فَيُمْلِي عَلَيْهِمْ مَالَمْ يَقُلِ ابْنُ عُيَيْنَةَ، فَقُلْتُ لَهُ اَمَا تَتَّقِي اللّٰهَ، اَمَا تُرَاقِبُ اللّٰهَ.

(میزان الاعتدال ج: ۱ ص: ۲۳، تذکرہ: ۵۳).

لہٰذا یہ روایت چنداں قابل اعتبار نہیں۔

اس کے علاوہ تاریخی اعتبار سے بھی یہ بات بالکل غلط ہے، کیونکہ اگر سفیان بن عیینہ کے اس قول کو درست لیا جائے تو اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یزید بن ابی زیاد پہلے مکہ مکرمہ میں مقیم تھے، اور بعد میں کوفہ آئے، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ یزید بن اَبی زیاد کی ولادت ہی کوفہ میں ہوئی تھی اور وہ ساری عمر کوفہ میں ہی رہے، لہٰذا اہل کوفہ کی تلقین سے روایت کو بدلنے کا کوئی مطلب ہی نہیں، مزید یہ کہ ابن ابی زیاد کی وفات ۱۳۶ھ میں ہوئی، اور سفیان کی ولادت ۱۰۷ھ میں گویا یزید بن اَبی زیاد کی وفات کے وقت سفیان بن عیینہ کی عمر انتیس تیس کے لگ بھگ تھی، اور خود سفیان بن عیینہ بھی کوفی ہیں، اور ان کے بارے میں یہ بات طے شدہ ہے کہ وہ مکہ مکرمہ ۱۶۳ھ میں گئے ہیں، معلوم ہوا کہ سفیان جب مکہ گئے ہیں اس وقت یزید بن ابی زیاد کی وفات کو تقریباً ستائیس سال گذر چکے تھے، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ سفیان بن عیینہ یہ حدیث یزید بن ابی زیاد سے مکہ میں بھی سن لیں اور اس کے بعد کوفہ میں بھی؟ لہٰذا سفیان ابن عیینہ کی جانب اس مقولہ کی نسبت درست نہیں، اور انہوں نے یہ روایت یزید بن ابی زیاد سے کوفہ میں ہی سنی ہے، مکہ میں نہیں، جس میں "ثُمَّ لَا يَعُوْدُ" کی زیادتی ہے۔

نیز یہ روایت امام ابوحنیفہ کی سند سے بھی مروی ہے، جو کہ سنداً ومتناً قوی ہے اور اس کی سند بخاری ومسلم کی شرائط کے مطابق ہے دیکھئے وہ روایت۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

چھٹی دلیل:

عَنْ رَوْحِ بْنِ أَبِی الْحَرْشِ، سَمِعْتُ أَبَا حَنِیْفَةَ یَقُوْلَ: الشَّعْبِیُّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، یَقُوْلَ: کَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ مَنْکَبَیْهِ، لَا یَعُوْدُ یَرْفَعُهُمَا حَتّٰی یُسَلِّمَ مِنْ صَلَاتِهٖ.

(مسند الامام أبی حنیفة بروایة أبی نعیم الأصبهانی، مطبوعه مکتبة الکوثر ص: ۱۵۶)

ترجمہ: امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کاندھوں تک اُٹھاتے تھے، (پھر) اپنی نماز کا سلام پھیرنے تک دوبارہ (ہاتھوں کو) نہیں اُٹھاتے تھے۔

ساتویں دلیل:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ اِلَّا فِیْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ: فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، وَاِسْتِقْبَالِ الْکَعْبَةِ، وَعَلَی الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ، وَبِعَرَفَاتَ وَبِجَمْعٍ، وَفِی الْمَقَامَیْنِ وَعِنْدَ الْجَمْرَتَیْنِ.

(کتاب رفع الیدین فی الصلاة، امام بخاری ص: ۱۳۴، حدیث: ۱۴۳، مطبوعه دار ابن حزم، مصنف ابن ابی شیبه ج: ۲ ص: ۶۵، حدیث: ۲۴۶۲، من کان یرفع یدیه فی اول

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تکبیرۃ ثم لا یعود، مطبوعہ مکتبہ الرشد ناشرون. رفع الیدین فی الصلاۃ، ابن قیم الجوزی ص: ۹۹، مطبوعہ دار عالم الفوائد للنشر والتوزیع).

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا سات مقامات ہی پر (اپنے ہاتھوں کو اُٹھاؤ۔ (۱) نماز کے شروع میں (تکبیر تحریمہ کے وقت)۔ (۲) استقبال کعبہ کے وقت۔ (۳) صفا۔ (۴) اور مروہ پر۔ (۵) میدان عرفات میں۔ (۶) مزدلفہ میں۔ (۷) اور جمرات پر۔

اس حدیث میں جن سات مقامات پر رفع یدین کا ذکر ہے ان میں تکبیر تحریمہ والی رفع یدین تو ہے لیکن رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اُٹھنے کے بعد والی رفع یدین کا کوئی ذکر نہیں اور یہ روایت ہر طرح سے قابل استدلال ہے۔

آٹھویں دلیل:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى، قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: فَجَعَلْتُ اَرْفَعُ يَدَيَّ فِيْ كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ، قَالَ؛ وَصَلَّيْنَا الصَّلَاةَ، قَالَ: يَا ابْنَ اَخِيْ، رَأَيْتُكَ تَرْفَعُ كُلَّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ الصَّلَاةِ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيْ شَيْءٍ حَتّٰى فَرَغَ.

(الخلافیات بین الامامین، للبیہقی ج: ۲ ص: ۳۷۸، حدیث: ۱۷۵۹، مطبوعۃ الروضۃ للنشر والتوزیع)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ: محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز پڑھی، تو میں نے ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کیا، آپ نے فرمایا ہم نے نماز مکمل کرلی، تو انہوں نے فرمایا بھتیجے میں نے تجھے ہر اونچ نیچ میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا حالانکہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو ابتداء نماز میں ہی (تکبیر تحریمہ کے وقت) رفع یدین کرتے تھے، پھر پوری نماز میں رفع یدین نہ فرماتے تھے، یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہوجاتے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "**الدرایة فی تخریج احادیث الهدایة**" میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے، "**لینظر فی اسنادہٖ**" "اس کی سند پر بھی نظر ڈالی لی جائے" حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے اس حکم کی تعمیل کی تو پتہ چلا کہ اس کے تمام رجال ثقہ ہیں۔ (نیل الفرقدین فی مسألۃ رفع الیدین، مطبوعہ المجلس العلمی ڈھابیل)

البتہ عباد بن زبیر تابعی ہیں، لہٰذا یہ حدیث مرسل ہے، اور مرسل ہمارے اور جمہور ائمہ حدیث کے نزدیک حجت ہے، لہٰذا محض اس کے مرسل ہونے کی بناء پر اس حدیث پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ: یہ احادیث شریفہ تو وہ ہیں جن میں صراحت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی اور جگہ نماز میں رفع یدین نہیں کیا کرتے تھے، ان کے علاوہ وہ احادیث بھی احناف کی دلیلیں ہیں، جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابی کو نماز ارکان نماز اور طریقۂ نماز کی تعلیم دی اور اس موقع پر رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھنے کے بعد رفع یدین کا نہ تو حکم دیا اور نہ ہی سکھایا، جبکہ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

آپ ﷺ نے مکمل نماز ان کو سکھائی، اگر رفع یدین اتنا اہم اور ضروری تھا تو پھر آپ ﷺ ان کو رفع یدین کی تعلیم بھی دیتے دیکھئے وہ احادیث بھی۔

نویں دلیل:

عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مُوْسٰی قَالَ: اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا، وَبَیَّنَ لَنَا سُنَّتَنَا، وَعَلَّمَنَا صَلَاتَنَا، فَقَالَ: اِذَا صَلَّیْتُمْ فَأَقِیْمُوْا اُصُفُوْفَکُمْ، ثُمَّ لِیَؤُمَّکُمْ اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ الْاِمَامُ فَکَبِّرُوْا، وَاِذَا قَرَأَ: (غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ) فَقُوْلُوْا: آمِیْنَ. یُجِبْکُمُ اللّٰهُ، وَاِذَا کَبَّرَ وَرَکَعَ فَکَبِّرُوْا وَارْکَعُوْا، فَاِنَّ الْاِمَامَ یَرْکَعُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ، قَالَ: نَبِیَ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ، وَاِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ، یَسْمَعِ اللّٰهُ لَکُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ قَالَ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَاِذَا کَبَّرَ وَسَجَدَ فَکَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا، فَاِنَّ الْاِمَامَ یَسْجُدُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ، قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ، فَاِذَا کَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْیَکُنْ مِنْ اَوَّلِ قَوْلِ اَحَدِکُمْ، اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ اَلصَّلٰوتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَیْکَ أَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، سَبْعُ کَلِمَاتٍ وَهِیَ تَحِیَّةُ الصَّلَاةِ.

(سنن النسائی، باب التطبیق، باب: قوله: رَبَّنَا ولک الحمد: ۱۰۶۷،

[Website: DifaAhleSunnat.com]

صحیح مسلم کتاب الصلاۃ، باب: التشهد فی الصلاۃ حدیث: ۴۰۴)

(سنن ابی داؤد، تفریع ابواب الرکوع والسجود، باب: التشهد:

حدیث: ۹۷۲).

ترجمہ: حطان بن عبداللہ نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ دیا اور ہم کو طریقے بتائے اور ہمیں نماز سکھائی چنانچہ آپ نے فرمایا جب تم نماز پڑھو تو صفیں درست کرو، اور تم میں سے ایک آدمی امامت کرے، جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ" کہے تو تم آمین کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول کرے گا، اور جب وہ تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو، اس لئے کہ امام تم سے پہلے رکوع کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اُٹھاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُدھر کی کسر اِدھر نکل آئے گی، (یعنی تم اس کے بعد رکوع کرو گے تو وہ تم سے پہلے سر اُٹھائے گا اور تم اس کے بعد اُٹھاؤ گے لہٰذا تمہارا رکوع بھی کے امام رکوع کے برابر ہو جائے گا) اور جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہے، تو تم "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ" کہو، اللہ تعالیٰ تمہارا کہا ہوا سن لے گا، اس لئے کہ اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر فرمایا "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" یعنی سن لیا اللہ نے جو کوئی اس کی تعریف کرے، پھر وہ جب تکبیر کہے اور سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور سجدہ کرو، اس لئے کہ امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور سر اُٹھاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اُدھر کی کسر ادھر نکل آئے گی، اور جب امام بیٹھے تو ہر ایک تم میں سے بیٹھتے ہی یہ کہے "اَلتَّحِیَّاتُ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

وَالطَّیِّبَاتُ وَالصَّلٰوتُ لِلّٰہِ. الخ" یہ ساتوں کلمے تحیہ ہیں نماز کے۔

اس حدیث میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کا طریقہ صحابہؓ کرام کو سکھایا اور ایک رکعت کی مکمل تعلیم دی، اور بالخصوص ارکانِ رکوع وسجود کو بیان کیا مگر اس موقع پر آپ نے رفع یدین کی نہ تو ہدایت دی اور نہ ہی حکم دیا۔

دسویں دلیل:

اَنَّ اَبَا مَالِکٍ الْاَشْعَرِیَّ جَمَعَ قَوْمَہٗ فَقَالَ: یَا مَعْشَرَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ، اِجْتَمِعُوْا، وَاجْمَعُوْا نِسَائَکُمْ وَاَبْنَاءَ کُمْ، اُعَلِّمُکُمْ صَلَاۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ صَلّٰی لَنَا بِالْمَدِیْنَۃِ، فَاجْتَمَعُوْا وَجَمَعُوْا نِسَاءَ ھُمْ وَاَبْنَاءَ ھُمْ، فَتَوَضَّاءَ، وَأَرَاھُمْ کَیْفَ یَتَوَضَّاءُ فَاحْصَی الْوَضُوْءَ اِلٰی اَمَاکِنِہٖ، حَتّٰی لَمَّا اَنْ فَاءَ الْفَیْئُ وَانْکَسَرَ الظِّلُّ قَامَ، فَاَذَّنَ، فَصَفَّ الرِّجَالَ فِیْ اَدْنَی الصَّفِّ، وَصَفَّ الْوِلْدَانَ خَلْفَھُمْ، وَصَفَّ النِّسَاءَ خَلْفَ الْوِلْدَانِ. ثُمَّ اَقَامَ الصَّلَاۃَ، فَتَقَدَّمَ فَرَفَعَ یَدَیْہِ وَکَبَّرَ، فَقَرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ، وَسُوْرَۃٍ یُسِرُّھُمَا، ثُمَّ کَبَّرَ فَرَکَعَ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ، ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ، وَاسْتَوٰی قَائِماً، ثُمَّ کَبَّرَ وَخَرَّسَاجِدًا، ثُمَّ کَبَّرَ فَرَفَعَ رَأْسَہٗ، ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ، ثُمَّ کَبَّرَ فَانْتَھَضَ قَائِماً، فَکَانَ تَکْبِیْرُہٗ فِیْ اَوَّلِ رَکْعَۃٍ سِتَّ تَکْبِیْرَاتٍ، وَکَبَّرَ حِیْنَ قَامَ اِلَی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ فَلَمَّا قَضٰی صَلَاتَہٗ أَقْبَلَ اِلٰی قَوْمِہٖ بِوَجْھِہٖ، فَقَالَ: اِحْفَظُوْا تَکْبِیْرِیْ وَتَعَلَّمُوْا رُکُوْعِیْ وَسُجُوْدِیْ، فَاِنَّھَا صَلَاۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِى كَانَ يُصَلِّى لَنَا كَذِىْ السَّاعَةِ مِنَ النَّهَارِ الخ.

(مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث أبى مالك الاشعرى حديث: ٢٢٩٠٦)

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو جمع کر کے فرمایا، اے اشعری قوم، تم خود بھی جمع ہو جاؤ اور اپنی عورتوں اور آل اولاد کو بھی جمع کرلو، میں تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم والی وہ نماز سکھاؤں گا جو آپ نے ہمیں مدینہ میں پڑھائی، چنانچہ وہ خود بھی جمع ہوئے اور انہوں نے اپنی عورتوں و آل اولاد کو بھی جمع کرلیا، چنانچہ آپ نے وضو کیا اور ان کو وضو کر کے دکھایا کہ وضو کیسے کیا جاتا ہے (چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے پانی کا برتن منگوایا پھر آپ نے تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، اور اپنے چہرے اور ہاتھوں کو دھویا، اور اپنے سر و کانوں کا مسح کیا، اور اپنے دونوں پیروں کو دھویا۔

(مسند احمد بن حنبل، مسند الأنصار، حدیث ابی مالک الاشعری حدیث: ۲۲۸۹۳)

آپ نے اچھی طرح سے اعضاء وضو تک پانی پہنچایا حتی کہ جب سایہ ظاہر ہوگیا تو آپ نے کھڑے ہو کر اذان دی، پس امام کے قریب مردوں نے صف باندھی، ان کے پیچھے بچوں نے اور بچوں کے پیچھے عورتوں نے، پھر اقامت ہوئی، آپ نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ گئے، آپ نے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے رفع یدین کیا، پھر سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت کو آہستہ آواز سے پڑھا پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا تو تین مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" کہا پھر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوگئے، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلے گئے، پھر تکبیر کہہ کر سر کو اُٹھایا،

[Website: DifaAhleSunnat.com]

پھر تکبیر کہہ کر (دوسرا) سجدہ کیا، پھر تکبیر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے۔
چنانچہ آپ نے پہلی رکعت میں چھ تکبیریں کہیں:۔
جب آپ نے اپنی نماز مکمل کر لی، تو اپنی قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا، میری تکبیروں کو یاد کر لو، اور میرے رکوع و سجود سیکھ لو کیونکہ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ نماز ہے جو آپ ہمیں دن کے اِس حصہ میں پڑھایا کرتے تھے۔

اس حدیث میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم و خاندان کے مردوں، بچوں اور عورتوں کو، وضو، اذان نماز کا مکمل طریقہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرتے ہوئے سکھایا اس میں تکبیر تحریمہ کے رفع یدین کے سوا کسی اور جگہ رفع یدین کا کوئی تذکرہ نہیں لہٰذا اگر کسی اور جگہ پر رفع یدین ثابت ہوتا تو حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ ضرور اس نماز مسنون میں اس کا ذکر فرماتے۔

گیارہویں دلیل:

حَدَّثَنَا سَالِمٌ الْبَرَّادِ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰی أَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اَلَا أُصَلِّیْ بِکُمْ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ؟ قَالَ: فَقَامَ، فَکَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ رَکَعَ فَوَضَعَ کَفَّيْهِ عَلَی رُکْبَتَيْهِ وَجَا فِی بَيْنَ اِبْطَيْهِ قَالَ: ثُمَّ قَامَ حَتَّى اِسْتَقَرَّ کُلُّ شَیْءٍ مِنْه، ثُمَّ سَجَدَ، فَوَضَعَ کَفَّيْهِ، وَجَا فِیْ بَيْنَ اِبْطَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى اِسْتَقَرَّ کُلُّ شَیْءٍ مِنْهُ، ثُمَّ صَلَّى اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ هٰکَذَا. (مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث أبی مسعود عقبة بن عمرو حديث: ۲۲۳۵۹، سنن نسائی، باب التطبيق، باب مواضع اصابع اليدين فی الرکوع حديث: ۱۰۳۷)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ: حضرت سالم البراد نے بیان کیا کہ ہم سیدنا ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہم نے ان سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا خبردار کیا میں تمہیں ایسی نماز نہ پڑھاؤں جیسی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے، انہوں نے کہا، پس وہ کھڑے ہوئے اور تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع یدین کیا، پھر رکوع کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا، اور ہتھیلیوں کو اپنی بغلوں سے دور رکھا، فرمایا پھر (رکوع سے) کھڑے ہوئے حتی کہ ہر چیز نے اپنی جگہ پر قرار پکڑا، پھر سجدہ کیا تو اپنی ہتھیلیوں کو (زمین پر) رکھا، اور ان کو اپنی کروٹوں سے دور رکھا، پھر آپ نے اپنے سر کو (سجدہ سے) اٹھایا حتی کہ ہر چیز نے اپنی جگہ پر قرار پکڑا، آپ نے چار رکعات اسی طرح پڑھیں۔

اس حدیث میں بھی حضرت ابو مسعود بدریؓ صحابی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی نماز لوگوں کو پڑھ کر دکھائی جس میں رکوع اور سجدہ کو بالخصوص تفصیل کے ساتھ بیان کیا، آپ نے یہاں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کا تو تذکرہ کیا، مگر رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کا بالکل بھی ذکر نہیں کیا جبکہ آپ لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی نماز پڑھ کر دکھا رہے ہیں، اور رکوع کا طریقہ بالتفصیل بیان کر رہے ہیں، پتہ چلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مقامات پر (بعد میں) رفع یدین نہیں کیا، ورنہ یہ صحابی ضرور بتاتے۔

بارہویں دلیل:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ، وَقَالَ، اِرْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلَّی کَمَا کَانَ صَلَّی، ثُمَّ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ، فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "وَعَلَیْکَ السَّلَامُ" ثُمَّ قَالَ: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَیْرَ ھٰذَا، فَعَلِّمْنِیْ، قَالَ: اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلَاۃِ فَکَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعاً، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِماً، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ثُمَّ اجْلِسْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلَاتِکَ کُلِّھَا فَاِذَا فَعَلْتَ ھٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُکَ، وَمَا انْتَقَصْتُ مِنْ ھٰذَا شَیْئًا فَاِنَّمَا انْتَقَصْتُہٗ مِنْ صَلَاتِکَ، وَقَالَ فِیْہِ، اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلَاۃِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ.

(سنن ابی داؤد، ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ، باب: صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود حدیث: ۸۵۶)

اس روایت میں حذف و اضافہ بھی ہے یعنی بعض کتابوں میں یہ روایت مختصراً آئی ہے اور بعض کتابوں میں تفصیل کے ساتھ، مثلاً ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں:۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ یَحْیَی بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ أَبِیْہِ، عَنْ عَمِّہٖ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: کَانَ رِفَاعَۃَ وَمَالِکَ بْنِ رَافِعٍ اَخَوَیْنِ مِنْ اَھْلِ بَدْرٍ، قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَوْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَہٗ، اِذْ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دَخَلَ رَجُلٌ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَصَلَّى، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْكَ، اِرْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُصَلِّيْ، وَجَعَلْنَا نَرْمُقُ صَلَاتَهُ، لَا نَدْرِيْ مَا يُعِيْبُ مِنْهَا، فَلَمَّا صَلَّى جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ، اِرْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، قَالَ هَمَامٌ: لَا اَدْرِيْ أَمَرَهُ بِذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثاً فَقَالَ الرَّجُلُ! مَا أَلُوْتُ، وَمَا اَدْرِيْ مَا عِبْتَ عَلَّى مِنْ صَلَاتِيْ، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ اَحَدِكُمْ حَتَّى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَيَمْسَحُ بِرَاسِهٖ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقْرَأُ اُمَّ الْقُرْآنِ وَمَا اُذِنَ لَهُ فِيْهِ وَتَيَسَّرَ ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ فَيَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ وَيَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَيَسْتَوِيْ قَائِماً حَتَّى يُقِيْمَ صُلْبَه، وَيَأْخُذُ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ وَجْهَهُ، قَالَ هَمَامٌ، وَرُبَّمَا قَالَ: جَبْهَتَهُ مِنَ الْاَرْضِ حَتَّى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ، وَتَسْتَرْخِيَ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْتَوِيْ قَاعِداً عَلَى مَقْعَدَتِهٖ وَيُقِيْمُ صُلْبَهُ، وَوَصَفَ الصَّلَاةَ هٰكَذَا اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ قَالَ: لَا تَتِمُّ صَلَاةُ اَحَدِكُمْ حَتَّى يَفْعَلَ ذَالِكَ.

(التحقيق فى احاديث الخلاف لابن الجوزى، ج: ۱ ص: ۳۸۰،

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حدیث : ۴۹۸، کتاب الصلاۃ، مسائل صفۃ الصلاۃ، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، سنن ابی داؤد، حدیث : ۸۵۸، ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ، صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود).

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص نے بھی (مسجد میں) آ کر نماز پڑھی، پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا، جاؤ دوبارہ جا کر نماز پڑھو، کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی، تو وہ آدمی لوٹ گیا پھر اس نے ویسی ہی نماز پڑھی جیسی پہلے پڑھی تھی پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر سلام کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سلام کا جواب دیتے ہوئے فرمایا "وعلیک السلام" پھر فرمایا جاؤ دوبارہ نماز پڑھو، کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی، حتیٰ کہ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا، تو وہ شخص کہنے لگا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں اس سے بہتر نہیں پڑھ سکتا، آپ ہی مجھ کو سکھا دیجئے (دوسری روایت کے مطابق) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کسی بھی آدمی کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں جب تک کہ وہ اچھی طرح سے ایسے وضو نہ کرے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو وضو کرنے کا حکم دیا ہے، چنانچہ اپنے چہرے کو دھوئے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوئے، اور اپنے سر کا مسح کرے اور اپنے دونوں پیروں کو دھوئے، پھر تکبیر (تحریمہ) کہے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کرے، پھر سورۂ فاتحہ پڑھے اور قرآن کا جو بھی حصہ میسر ہو وہ تلاوت

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کرے، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کرے پس اپنے ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر جمادے حتیٰ کہ اس کے جوڑ بالکل مطمئن ہوجائیں، اور ”سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ“ کہے اور سیدھا کھڑا ہوجائے حتیٰ کہ اس کی کمر بالکل سیدھی ہوجائے اور ہر ہڈی اپنی جگہ آجائے، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کرے، چنانچہ اپنے چہرے کو (اور بعض روایت کے مطابق اپنی پیشانی کو) زمین پر جمادے یہاں تک کہ اس کے جوڑ مطمئن ہوجائیں پھر تکبیر کہتا ہوا اپنی سرین پر سیدھا بیٹھ جائے اور کمر کو سیدھا رکھے، اس طرح چار رکعات نماز کا طریقہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا، حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جائے پھر آپ نے یہ فرمایا جب تک اس طرح سے نہ کرے تب تک تم میں سے کسی کی بھی نماز مکمل نہیں ہوگی۔

اس حدیث میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا مکمل طریقہ بیان کیا، حتیٰ کہ رکوع میں جانے اور رکوع سے اُٹھنے کا بھی تفصیل کے ساتھ مکمل طریقہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بتایا، اور ان کے ذریعہ اپنی امت کو بتایا، مگر اس حدیث کو بار بار پڑھنے کے بعد بھی آپ کو ان دونوں مقامات پر کہیں بھی رفع یدین کا تذکرہ نہیں ملے گا، لہٰذا اگر یہ ضروری ہوتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان مقامات پر ”رفع یدین“ کرنے کو ضرور بتاتے، اور اپنی اُمت کو اس کی تعلیم دیتے۔

تیرہویں دلیل:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاۃَ، ثُمَّ لَا یَعُوْدُ. (کتاب الخلافیات للبیھقی ج:۲ ص:۳۸۶، ۱۷۵۸، مطبوعہ الروضۃ للنشر والتوزیع)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو (تکبیر تحریمہ کے وقت) اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے، پھر دوبارہ (رفع یدین) نہیں کرتے تھے۔

تحقیقِ سند:

اس حدیث پر چونکہ امام بیہقی نے اعتراض نقل کیا ہے، اس لئے بہتر ہے کہ ان کے اعتراض اور ہمارے جواب سے قبل حدیث ابن عمر کی سند اور اس کے رجال پر نظر ڈال لی جائے، جس سے حدیث کی صحت اور مقام کا اندازہ ہو جائے گا، اس کی سند یہ ہے:

اَخبَرَنَا اَبُوْ سَعْدٍ سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الشُّعْبِيُّ الْعَدْلُ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ مِنْ حِفْظِهٖ بِبَغْدَادَ، ثنا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرَاثِيُّ، ثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْنِ الْخَرَّازُ، ثَنَا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

اس سند میں امام بیہقی کے استاذ:

(۱) ابو سعد سعید بن محمد بن احمد الشعبی العدل۔

(۲) ابو عبداللہ محمد بن غالب۔

(۳) احمد بن محمد بن خالد البراثی۔

(۴) عبداللہ بن عون الخراز۔

(۵) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ۔

(۶) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۷) سالم بن عبداللہ بن عمر۔

(۸) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ان تمام راویوں کے تعدیل اور ثقاہت ہم ائمہ جرح وتعدیل کی زبان سے یہاں نقل کرتے ہیں، جس سے آپ کو اس حدیث کی صحت کا اندازہ، و یقین کامل ہو جائے گا۔

چنانچہ اس کے پہلے راوی ابوسعد سعید بن محمد بن احمد الشعبی العدل ہیں ان کے بارے میں ائمہ جرح وتعدیل لکھتے ہیں: "**العدل، معروف من أهل الحديث ادرک الاسانيد العالية بالعراقيين. محدث**

(المنتخب من كتاب السياق نيسابوری لابی اسحاق الصيرفينی تذكره ۷۲۳، الانساب للسمعانی ج:۸ ص:۱۱۳، اللباب فی تهذيب الانساب ج:۲ ص:۱۹۹، تبصير المنتبة بحدير المشتبه ج:۲ ص:۸۱۴).

یعنی یہ عادل ہیں، مشہور ائمہ حدیث میں ان کا شمار ہے، اہل عراق سے ان کی سند عالی ہے محدث ہیں۔

دوسرے نمبر پر راوی ہیں ابوعبداللہ محمد بن غالب ابن الصفار المالکی رحمۃ اللہ ان کے بارے میں کتب رجال میں درج ہے: "**الفقيه احد الأئمة. وكان حافظاً للفقه عالماً بالشروط، متقدماً فيه. محدثٌ، مفتي الأندلس،**

(جذوة المقتبس فی ذكر ولاة الاندلس ج:۲ ص:۸۱، بغية الملتمس فی تاريخ رجال أهل الاندلس تذكره ۲۴۹، سير اعلام النبلاء تذكره: ۲۵۶۷)

یعنی یہ فقیہ ہیں، امام ہیں، فقہ کے حافظ ہیں، محدث ہیں مفتی اندلس ہیں۔

تیسرے راوی احمد بن محمد بن خالد البراثی ہیں، ان کے بارے میں رقم طراز ہیں "**ثقةٌ مأمون.**

("سير اعلام النبلاء" تذكره ۲۵۷۰، تاريخ بغداد تذكره ۲۶۶۱، الثقات من لم يقع فی الكتب الستة تذكره ۶۴۲).

[Website: DifaAhleSunnat.com]

یعنی یہ بھروسے مند اور امانت دار (غلطیوں سے محفوظ) ہیں۔

چوتھے عبد اللہ بن عون الخراز ہیں ان کے بارے میں ائمہ حضرات کہتے ہیں:

"ثقة عابد" (تقریب التہذیب تذکرہ: ۳۵۲۰)۔

یعنی یہ بھروسے مند، عبادت گذار انسان ہیں۔

آگے کے راوی امام مالک، امام زہری، اور سالم بن عبد اللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین، یہ تو معروف و مشہور ثقہ، عادل، اور بخاری و مسلم کے راوی ہیں ان کے بارے میں کچھ کہنا فضول ہے، اور عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تو وہ صحابی ہیں ان سے متعلق کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔

خلاصۃ التحقیق:

مذکورہ بالا تحقیق سے معلوم ہوا اس حدیث کی سند ڈنکے کی چوٹ پر صحیح ہے، اور اس کے تمام راوی متفق علیہ ثقہ وصدوق ہیں، اسی لئے غیر مقلدوں کے مشہور و معروف محدث علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد اس کی صحت اور جودت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے وہ فرماتے ہیں:

"وهذا سند ظاهره الجواده،

"سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السئى فى الأمة،

ج: ۲ ص: ۳۴۷ حديث: ۹۴۳، مطبوعه مكتبة المعارف الرياض"۔

یعنی اس سند کا ظاہر ٹھیک ٹھاک ہے۔

نیز علامہ محمد عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، "وحديث ابن عمر الذى رواه البيهقى فى (خلافياته) رجاله رجال الصحيح"۔

نیز آگے چل کر لکھتے ہیں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

"فھٰذا الحدیث عندی صحیح لا محالة، المواھب اللطیفة شرح مسند الامام ابی حنیفة ص: ٣٢٦، مطبوعه دار النوادر".

یعنی حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جس کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "خلافیات" میں روایت کیا ہے اس کے راوی صحیح (بخاری و مسلم) کے راوی ہے چنانچہ یہ حدیث میرے نزدیک لامحالہ (یقیناً) صحیح ہے۔

نیز حافظ علاء الدین مغلطائی نے بھی اس حدیث کی سند پر اعتماد کیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"لا بأس بسنده، شرح سنن ابن ماجه للمغلطائی ص: ١٤٧٢، مطبوعه مکتبة نزار مصطفی الباز، مکة المکرمة، الریاض).

یعنی اس حدیث کی سند میں کوئی خرابی نہیں ہے۔

تنبیہ: یہاں پر ایک بھی اعتراض و جواب نقل کرنا ضروری ہے تا کہ ہمارے سیدھے سادھے، بھولے بھالے۔

احباب دھوکہ نہ کھا جائیں، کیونکہ جب غیر مقلدین کے سامنے یہ حدیث پیش کی جاتی ہے تو وہ لوگ یہی اعتراض پیش کر کے دھوکہ دیدیتے ہیں اور عوام الناس جھانسے میں آ کر ان کے اعتراض پر یقین کر لیتی ہے اور اس صحیح حدیث کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں، وہ اعتراض یہ ہے۔

اعتراض:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد رد کر دیا ہے وہ کہتے ہیں:

"هٰذَا بَاطِلٌ مَوْضُوعٌ لَا يَجُوزُ اَنْ يُذْكَرَ اِلَّا عَلٰى سَبِيلِ التَّعَجُّبِ اَوِ الْقَدْحِ فِيهِ، فَقَدْ رُوِينَا بِالْاَسَانِيدِ الزَّاهِرَةِ عَنْ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مَـالِکٍ بِـخِلَافِ هٰـذَا، وَمَـالِکُ بْنُ أَنَسٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ يَبْرَأُ اِلٰى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ،

(كتاب الخلافيات للبيهقي ج: ۲ ص: ۳۸۶، حديث: ۱۷۵۸)

ترجمہ: یہ حدیث باطل اور من گھڑت ہے بطور تعجب یا بطور تنقید ہی اس کو ذکر کرنا جائز ہے، کیونکہ ہم امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بہترین سندوں سے اس کے خلاف (رفع یدین والی روایات) بیان کر چکے ہیں، اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس روایت سے بری الذمہ ہیں۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول سے پتہ چلا کہ یہ روایت قابلِ استدلال نہیں ہے۔

جواب:

محدث حجاز علامہ شیخ عابد سندھی نے اصول حدیث کے تحت اس کا جواب دیا ہے، بہتر ہے کہ ہم اسی جواب کو یہاں نقل کردیں، چنانچہ وہ امام بیہقی اور امام حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ کا مذکورہ قول نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

"قُلْتُ: تَضْعِيفُ الْحَدِيْثِ لَا يَثْبُتُ بِمُجَرَّدِ الْحُكْمِ بِالضُّعْفِ، وَاِنَّمَا يَثْبُتُ بِبَيَانِ وُجُوْهِ الطَّعْنِ، وَحَدِيْثُ اِبْنِ عُمَرَ الَّذِیْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی (خِلَافِيَّاتِهٖ) رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ، فَمَا اَرٰی لَهٗ ضُعْفًا بَعْدَ ذٰلِکَ، اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الرَّاوِیُ عَنْ مَالِکٍ مَطْعُوْنًا، لٰكِنَّ الْاَصْلَ الْعَدَمُ فَهٰذَا الْحَدِيْثُ عِنْدِیْ صَحِيْحٌ لَا مُحَالَةَ. (المواهب اللطيفة شرح مسند الامام أبی حنيفة، ص: ۳۲۶)

ترجمہ: (امام حاکم اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی اس حدیث پر غیر مبین

[Website: DifaAhleSunnat.com]

السبب جرح مردود ہے کیونکہ) حدیث میں ضعف محض کسی کے ضعیف کہہ دینے سے ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس میں اسباب طعن بیان کرنے سے ہوگا، اور یہ حدیث جسے امام بیہقی نے خلافیات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اس کے راوی بخاری ومسلم کے راوی ہیں، لہٰذا سند کے صحیح ہونے کے بعد اس میں کوئی ضعف مجھے معلوم نہیں ہوتا، ہاں اگر امام مالک سے نقل کرنے والے راوی مجروح ہوں تو (دوسری بات ہے اور ان میں جرح ثابت نہیں) لہٰذا اس عدم ثبوت کی صورت میں اصل کے لحاظ سے ان میں عدم جرح ہی ہوگی، اس لئے میرے نزدیک یہ حدیث یقینی طور پر صحیح ہے)۔

شیخ علامہ عابد سندھی کا جواب اس بات پر ہے کہ کسی حدیث کو بغیر دلیل کے باطل، موضوع یا ضعیف کہہ دینے سے وہ حدیث باطل، موضوع یا ضعیف نہیں ہو جاتی، بلکہ اس کے باطل موضوع یا ضعیف ہونے کی وجہ اور علت بیان کرنا بھی ضروری ہوتا ہے، غیر مفسر اور مبہم جرح کی وجہ سے کوئی حدیث باطل، موضوع یا ضعیف قرار نہیں دی جاسکتی شیخ عابد سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دور حاضر کے بعض احباب کا حافظ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے غلط قول کا سہارا لے کر اس حدیث کو بغیر کسی پختہ دلیل کے موضوع قرار دینا بالکل غلط باطل ومردود اور اصول حدیث کے خلاف ہے، کیونکہ اس کی سند میں کوئی بھی راوی کذاب، وَضَّاع نہیں بلکہ تمام راوی اتفاقی طور پر ثقہ یا صدوق ہیں، اور نہ ہی اس میں کوئی علت قادحہ پائی جاتی ہے، تو روایت کے باطل یا موضوع ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، لہٰذا یہ حدیث بلا شک وشبہ صحیح وثابت ہے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

چودہویں دلیل:

قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوْسٰى السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبِيْ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا عِنْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ، قَالَ: اَبِيْ وَرَأَيْتُ الْاَعْمَشَ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا عِنْدَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ، قَالَ: الْاَعْمَشُ وَرَأَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ، قَالَ: اِبْرَاهِيْمُ وَرَأَيْتُ عَلْقَمَةَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ، قَالَ: عَلْقَمَةُ وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ اِلَّا عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ، قَالَ: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ.

(القند فی ذکر علماء سمرقند بتحقیق یوسف الهادی، ص: ۶۹، باب الالف تذکرہ: ۶۶، الأنساب للسمعانی ج: ۸ ص: ۳، تذکرہ ۲۲۵۵، الشَّابُوْرتذی مطبوعه، مجلس دائرة المعارف العثمانیه حیدر آباد دکن، الهند).

ترجمہ: سفیان ابن وکیع کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ وہ صرف تکبیر تحریمہ کے ہی وقت رفع یدین کرتے تھے، میرے والد نے یہ کہا کہ میں نے امام اعمش کو دیکھا کہ وہ بھی صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی رفع یدین کیا کرتے تھے، امام اعمش نے فرمایا میں نے ابراہیم کو دیکھا کہ وہ بھی صرف تکبیر تحریمہ کے ہی وقت رفع یدین کیا کرتے تھے، ابراہیم نے فرمایا کہ میں نے حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ بھی صرف تکبیر تحریمہ ہی کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے، اور حضرت علقمہ نے فرمایا کہ میں نے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ بھی صرف تکبیر تحریمہ ہی کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صرف تکبیر تحریمہ ہی کے وقت رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا۔

آثار صحابہ:

ان احادیث مرفوعہ کے علاوہ احناف کے مسلک کی تائید میں بے شمار آثار صحابہ و تابعین ملتے ہیں جن کو احادیث کی مستند اور معتبر کتابوں سے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

خلفاء راشدین کا عمل:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، سب سے معتبر قول وعمل خلفاء راشدین کا ہے، کیونکہ یہ حضرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر وحضر کے ساتھی تھے، ابتداء اسلام سے آپ کی وفات تک کی زندگی کے شاہد، لہٰذا ان حضرات کا جو بھی عمل یا قول ہوگا وہ منشاء نبوت کے مطابق ہی ہوگا، لہٰذا آثار صحابہ کے ذیل میں سب سے پہلے ہم خلفاء راشدین کے آثار نقل کرتے ہیں۔

پندرہویں دلیل:

عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. فَلَمْ يَرْفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ اِلَّا عِنْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى فِيْ اِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، قَالَ: اِسْحَاقُ بِهٖ تَأْخُذُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا.

(سنن الدار قطني ج: ۱ ص: ۲۲۲، حديث: ۱۱۱۸، مطبوعه دار المعرفة بيروت لبنان)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ نماز کے شروع میں پہلی تکبیر (تکبیر تحریمہ) کے علاوہ ''رفع یدین'' نہیں کرتے تھے اسحاق فرماتے ہیں اس عمل کو ہم پوری نماز میں اختیار کرتے ہیں۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما ان تینوں کا عمل یہ بتایا گیا ہے کہ یہ حضرات تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں کسی اور مقام پر ''رفع یدین'' نہیں کیا کرتے تھے۔

اعتراض:

اس روایت پر دو اعتراض کئے گئے جن کو ہم یہاں پیش کرنے کے بعد بالترتیب ان کے جوابات نقل کریں گے۔ان شاءاللہ تعالیٰ۔

پہلا اعتراض تو امام دارقطنی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد یہ کیا ہے کہ اس روایت کی سند میں ایک راوی ''محمد بن جابر'' ہے جو کہ ضعیف ہے، جس کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب:

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ حدیث ضعیف بھی ہے تب بھی ہمارے لئے کوئی نقصان دہ نہیں، کیونکہ ''ترک رفع یدین'' کا دارومدار اس حدیث پر نہیں بلکہ اُن احادیث صحیحہ مرفوعہ پر ہے جو ماسبق میں گذر چکی ہیں، نیز ان کے ضعیف ہونے کے باوجود بھی محدثین نے ان کی روایت کردہ احادیث کو لکھنے کی اجازت دی ہے چنانچہ ابن عدی فرماتے ہیں: ''وقد خالف فی أحادیث، ومع ما تکلم فیه من تکلم

[Website: DifaAhleSunnat.com]

یکتب حدیثه“ (الکامل فی ضعفاء الرجال ج:٦ ص:٢١٦٣، مطبوعه دار الفکر للنشر والتوزیع)

دوسرااعتراض:

دوسرااعتراض یہ کیا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

جواب:

تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرسل احادیث احناف اور جمہور کے نزدیک قابلِ حجت ہے، لہٰذا یہ اعتراض بھی باطل اور مردود ہے۔

سولھویں دلیل حضرت عمر کا فعل:

حَدَّثَنَا یَحیَ بْنُ آدَمَ، عَنْ حَسَنِ بْنِ عَیَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبْجَرَ، عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: صَلَّیْتُ مَعَ عُمَرَ فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ فِیْ شَیْءٍ مِنْ صَلَاتِهٖ، اِلَّا حِیْنَ اِفْتَتَحَ الصَّلَاةَ.

”المصنف لابن ابی شیبة ج:٢ ص:٦١، کتاب الصلاة، من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود، حدیث: ٢٤٦٩، مطبوعه مکتبة الرشد، شرح معانی الآثار ج:١ ص:٢٢٧، حدیث: ١٣٦٤، مطبوعه عالم الکتب“.

قال ابو جعفر: وهو حدیث صحیح لأن الحسن بن عیاش، وان کان هٰذا الحدیث انما دار علیه، فانّه ثقة حجة، قدذکر ذلک یحی ابن معین وغیره.

ترجمه: امام اسود رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انھوں نے فرمایا کہ میں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے نماز کے شروع (تکبیر تحریمہ) کے علاوہ اپنے دونوں ہاتھوں کو نماز کے کسی اور حصہ میں نہیں اُٹھایا۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے، کیونکہ اس کا دارو مدار حسن بن عیاش پر ہے اور وہ ثقہ اور قابلِ حجت ہیں، یحییٰ بن معین وغیرہ نے بھی یہی ذکر کیا ہے۔

سترہویں دلیل حضرت علی کا فعل:

فَاِنَّ اَبَا بَكْرَةَ قَدْ حَدَّثَنَا أَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوبكر النهشلی، قَالَ: ثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَلِيًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِی اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُ بَعْدُ.

”شرح معانی الآثار ج: ۱ ص: ۲۲۵ حدیث: ۱۳۵۳، باب التكبير للركوع والتكبير للسجود والرفع من الركوع هل مع ذٰلک رفع أم لا، كتاب الحجة على أهل المدينة ج: ۱ ص: ۹۷، باب افتتاح الصّلاة، تحقيق مفتی سيد مهدی حسن، مطبوعه عالم الكتب، بيروت، كتاب الخلافيات للبيهقی ج: ۲ ص: ۳۸۰، حديث: ۱۷۴۶“

ترجمہ: عاصم ابن کلیب اپنے والد (کلیب) سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز کی پہلی تکبیر (تحریمہ) میں ہی ہاتھ اُٹھاتے تھے، پھر اس کے بعد (ہاتھ) نہیں اُٹھاتے تھے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اٹھارہویں دلیل فعل ابن عمر:

حَدَّثنَا اِبُنُ اَبِیُ دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثنا اَحُمَدُ بُنُ یُونُسَ قَالَ: ثنَا اَبُوبَکرِبُنِ عَیَّاشٍ عَنُ حُصَینٍ، عَنُ مُجَاهِدٍ قَالَ: صَلَّیُتُ خَلُفَ اِبُنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُمَا فَلَمُ یَکُنُ یَرُفَعُ یَدَیُهِ اِلَّا فِیُ التَّکُبِیُرَةِ الْاُوُلٰی مِنَ الصَّلَاةِ.

"شرح معانی الآثار ج: ۱ ص: ۲۲۵، حدیث: ۱۳۵۷، المصنف لابن أبی شیبة ج: ۲ ص: ۶۶ حدیث: ۲۴۶۴ من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود، بلفظ (ما رأیت ابن عمر یرفع یدیه اِلَّا فی اول ما یفتتح).

ترجمہ: مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، تو آپ نماز کی پہلی والی تکبیر (تحریمہ) کے علاوہ اپنے ہاتھوں کو نہیں اُٹھاتے تھے۔

انیسویں دلیل:

اَخُبَرَنَا مُحَمَّدُ بُنُ اَبَانَ بُنِ صَالِحٍ، عَنُ عَبُدِ الْعَزِیُزِ بُنِ حَکِیُمٍ قَالَ: رَأَیُتُ ابُنَ عُمَرَ یَرُفَعُ یَدَیُهِ بِحِذَاءِ اُذُنَیُهِ فِیُ اَوَّلِ تَکُبِیُرَةِ الْاِفُتِتَاحِ لِلصَّلَاةِ، وَلَمُ یَرُفَعُهُمَا فِیُمَا سِوَی ذٰلِکَ.

"کتاب الحجة عَلی اَهُل المدینة، ج: ۱ ص: ۹۷ باب افتتاح الصلاة"

ترجمہ: عبدالعزیز ابن حکیم نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ نماز میں پہلی تکبیر تحریمہ میں ہی اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے بالمقابل اُٹھاتے تھے، اس کے علاوہ (تکبیر

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تحریمہ کے علاوہ) آپ دونوں ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے۔

بیسویں دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود کا فعل:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ مَا يُفْتَتَحُ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا.

"المصنف لابن ابی شیبة ج:۲ ص:۶۵، حدیث: ۲۴۵۵، من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود، کتاب الخلافیات للبیهقی ج:۲ ص:۳۷۹ حدیث: ۱۷۴۳، شرح معانی الآثار ج:۱ ص:۲۲۷ حدیث: ۱۳۶۳ المصنف لعبد الرزاق ج:۲ ص:۷۱ حدیث: ۲۵۳۳، مطبوعة من منشورات العلمی، تحقیق محدث حبیب الرحمٰن اعظمی"

ترجمہ: ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ پہلی (تکبیر) میں (جس سے) آغاز کیا جاتا ہے (یعنی تکبیر تحریمہ) اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے، پھر ان کو (کسی دوسرے مقام پر) نہیں اُٹھاتے تھے۔

اکیسویں دلیل قولِ ابن عمر:

حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ لِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ يَحْيٰ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ سَوَادَةَ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ نَرْفَعُ أَيْدِينَا فِي بَدْءِ الصَّلَاةِ وَفِي دَاخِلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّكُوعِ، فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ تَرَکَ رَفْعَ الْیَدَیْنِ فِی دَاخِلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَثَبَتَ عَلَی رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِیْ بَدْءِ الصَّلَاةِ.

"اخبار الفقهاء والمحدثین، لمحمد بن حارث الخشینی ص: ۲۸۲ تذکره ۳۷۸ مطبوعة المجلس الاعلیٰ للابحاث العلمیة معهد التعاون مع العالم العربی"

ترجمہ: سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ میں نماز کے شروع اور درمیان میں رکوع کے وقت رفع یدین کیا کرتے تھے، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایام اخیرہ میں) درمیان نماز رکوع کے وقت رفع یدین کرنا چھوڑ دیا، اور شروع نماز میں ہمیشہ کرتے رہے۔

آثارِ تابعین:

دور صحابہ کے بعد تابعین کا دور آتا ہے، تابعین وہ جماعت ہے، جنھوں نے دور صحابہ کو پایا، ان سے علم حاصل کیا اور ان کی شاگردی اختیار کرتے ہوئے ان سے دین سیکھا، دورِ تابعین کے خیر ہونیکی سند خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عطاء کی، لہٰذا اس مسئلہ کو ہم تابعین کے دور میں لے کر چلتے ہیں، تو پتہ چلتا ہے کہ کبار تابعین بھی اسی مسئلہ پر گامزن رہے، پیش خدمت ہیں آثارِ تابعین رحمہم اللہ تعالیٰ۔

بائیسویں دلیل:

حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارِکٍ، عَنْ اَشْعَثَ، عَنِ الشُّعْبِیِّ، اَنَّهٗ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ اَوَّلِ التَّکْبِیْرَةِ، ثُمَّ لَا یَرْفَعُهُمَا.

[Website: DifaAhleSunnat.com]

"المصنف لابن ابی شیبة، ج: ۲ ص: ۶۵، حدیث: ۲۴۵۶"

ترجمہ :اشعث رحمۃ اللہ علیہ، امام شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ صرف پہلی تکبیر (تکبیر تحریمہ) میں ہی رفع یدین کیا کرتے تھے، پھر (اس کے بعد) وہ اپنے ہاتھوں کو نہیں اُٹھاتے تھے۔

یہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا عمل ہے، جو کہ کبار تابعین میں سے ہیں، ان کی پیدائش دور فاروقی میں ۲۱ھ میں کوفہ شہر میں ہوئی، اور صحابۂ کرام سے انہوں نے علم حاصل کیا، خود فرماتے ہیں کہ میں نے پانچ سو صحابہ کو پایا ان سے ملاقات کی، ظاہر ہے ان کے رفع یدین نہ کرنے کا عمل، پانچ سو صحابہ کو دیکھ کر ہی ہوگا نہ کہ خود اپنی رائے سے۔

تیئیسویں دلیل:

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَصْحَابُ عَلِيٍّ لَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ اِلَّا فِیْ اِفْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، قَالَ وَكِيعٌ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ.

"المصنف لابن أبی شیبة ج: ۲ ص: ۶۵، حدیث: ۲۴۵۸"

ترجمہ: ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ میں رہنے والے صرف نماز کے شروع (تکبیر تحریمہ) میں ہی رفع یدین کیا کرتے تھے، وکیع فرماتے ہیں دوبارہ (رفع یدین) نہیں کرتے تھے۔

اس حدیث کی سند ایک دم صحیح ہے، جس میں یہ مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے جملہ شاگرد ساتھ میں رہنے والے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے جملہ شاگردان کے ساتھ میں رہنے والے جن کی تعداد لاکھوں تک پہنچتی ہے جو سفر و

حضر، جنگ وجدل میں ہر دم ساتھ رہے، یہ سب کے سب تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی اور مقام پر نماز میں ''رفع یدین'' نہیں کرتے تھے، ظاہر ہے ان حضرات کا یہ عمل حضرت عبداللہ ابن مسعود و حضرت علی رضی اللہ عنہما کے عمل کے مطابق ہی تھا ورنہ یہ حضرات ''رفع یدین'' کو ترک نہ فرماتے۔

چوبیسویں دلیل:

حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، عَنْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ: کَانَ قَیْسٌ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اَوَّلَ مَا یَدْخُلُ فِی الصَّلَاةِ، ثُمَّ لَا یَرْفَعُهُمَا.

''المصنف لابن ابی شیبة ج:۲ ص:۶۵ حدیث: ۲۴۶۱''

ترجمہ: اسماعیل فرماتے ہیں کہ حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ نماز کے شروع میں داخل ہونے پر (تکبیر تحریمہ کے وقت) اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے، پھر (اسکے بعد) ان کو نہیں اُٹھاتے تھے۔

حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ جن کا عمل نقل کیا گیا یہ قیس بن ابی حازم ابو عبداللہ البجلی الکوفی ہیں، یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور کے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے مدینہ روانہ ہوئے مگر سوئے قسمت کہ آپ کے دوران سفر ہی مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے، اگرچہ بعض نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے مگر یہ بات پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچتی، البتہ انہوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے لشکر میں رہ کر جہاد کیا ہے، اور مشہور جنگ، جنگ یرموک میں شامل رہے ہیں، پچاسوں ہزار صحابہ کو آپ نے دیکھا ہے، یہ ان کا مقام و مرتبہ ہے، کبار تابعین میں سے ہیں، ان کے بارے میں اسماعیل فرماتے ہیں کہ یہ صرف پہلی والی تکبیر کے ہی وقت

[Website: DifaAhleSunnat.com]

''رفع یدین'' کرتے تھے بقیہ نماز کے دیگر مقامات پر یہ رفع یدین نہیں کرتے تھے، ظاہر ہے ان کا ''ترک رفع یدین'' والا عمل ان صحابۂ کرام کو دیکھ کر ہی ہوگا، از خود انہوں نے یہ عمل اختیار نہیں کیا ہوگا، ایسا کیسے ہوسکتا ہے کہ صحابہ ''رفع یدین'' کرتے ہوں اور یہ اس کو چھوڑ دیتے ہوں۔

پچیسویں دلیل:

قَالَ: عَبْدُ الْمَلِکِ، وَرَأَیْتُ الشُّعْبِیَّ وَ اِبْرَاھِیْمَ وَأَبَا اِسْحَاقَ لَا یَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَھُمْ اِلَّا حِیْنَ یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاۃَ.

''المصنف لابن ابی شیبۃ ج: ۲ ص: ۶۶، حدیث: ۲۴۶۶''

ترجمہ: عبدالملک کہتے ہیں کہ میں نے امام شعبی، ابراہیم نخعی اور ابو اسحٰق رحمہم اللہ ان سب کو دیکھا کہ یہ حضرات اپنے ہاتھوں کو صرف نماز شروع کرنے کے وقت ہی اُٹھاتے تھے۔

اس روایت میں تین کبار تابعین، امام شعبی، امام نخعی، اور امام ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہم کا فعل نقل کیا ہے کہ یہ حضرات صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی ''رفع یدین'' کیا کرتے تھے، بقیہ مقامات پر یہ حضرات ''رفع یدین'' نہیں کرتے تھے، یہ صحابہ کے شاگرد ہیں اور ظاہر ہے ان کا ''رفع یدین'' نہ کرنا یہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے تعلیم کی بنیاد پر ہی ہوگا، انہی سے ان حضرات نے تکبیر تحریمہ کے علاوہ ''رفع یدین'' نہ کرنا سیکھا ہوگا۔

چھبیسویں دلیل:

حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا حُصَیْنٌ وَمُغِیْرَۃٌ، عَنْ اِبْرَاھِیْمَ، اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ: اِذَا کَبَّرْتَ فِیْ فَاتِحَۃِ الصَّلَاۃِ فَارْفَعْ یَدَیْکَ، ثُمَّ لَا تَرْفَعْھُمَا فِیْمَا بَقِیَ.

[Website: DifaAhleSunnat.com]

”المصنف لابن ابی شیبة، ج: ۲ ص: ۶۵ حدیث: ۲۴۵۷“

ترجمہ: حصین اور مغیرہ رحمہما اللہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے، کہ جب تم نماز کے شروع میں تکبیر (تحریمہ) کہو تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھاؤ، پھر بقیہ (مقامات) میں ان کو مت اُٹھاؤ۔

ستائیسویں دلیل:

حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنِ عَیَّاشِ، عَنْ حُصَیْنٍ وَمُغِیْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: لَا تَرْفَعُ یَدَیْکَ فِی شَیْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ اِلَّا فِیْ الْاِفْتِتَاحَةِ الْاُوْلٰی.

”المصنف لابن ابی شیبة، ج: ۲ ص: ۶۵ حدیث: ۲۴۵۹، کتاب الحجة علی أهل المدینة ج: ۱ ص: ۹۶، باب افتتاح الصلاة“

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سوائے پہلی والی تکبیر (تکبیر تحریمہ) کے نماز کے کسی اور حصہ میں اپنے دونوں ہاتھ بالکل بھی مت اُٹھاؤ۔

اٹھائیسویں دلیل:

حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرٍ عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ خَیْثَمَةَ وَاِبْرَاهِیْمَ قَالَ: کَانَا لَا یَرْفَعَانِ اَیْدِیُهُمَا اِلَّا فِیْ بَدْءِ الصَّلَاةِ.

”المصنف لابن أبی شیبة ج: ۲ ص: ۶۵، حدیث: ۲۴۶۰ من کان یرفع یدیه فی اول تکبیرة ثم لا یعود“

ترجمہ: طلحہ، خیثمہ اور ابراہیم نخعی کا فعل نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ دونوں حضرات صرف نماز کے شروع میں اپنے دونوں ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

انتیسویں دلیل پندرہ سو(۱۵۰۰) صحابہ کا عمل:

کوفہ وہ اسلامی شہر ہے جسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آباد کیا تھا، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دارالخلافہ بنایا تھا، اس میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی تعداد آ کر قیام پذیر ہوئی، مؤرخین نے ان کی تعداد پندرہ سو بیان کی ہے۔

چنانچہ امام احمد بن عبداللہ بن صالح العجلی الکوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

”نَزَلَ الْكُوفَةَ اَلْفُ وَخَمْسُ مِاَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“.

(تاريخ الثقات للعجلي ص:۵۱۷ فيمن نزل الكوفة وغيرها من الصحابة، مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت لبنان).

اور کوفہ میں قیام پذیر تمام حضرات نے شروع نماز کے علاوہ ”رفع یدین“ چھوڑ دیا تھا، جیسا کہ ان تصریحات سے واضح ہوتا ہے، جو ابن عبدالبر نے الاستذکار اور التمہید میں نقل کی ہیں، الاستذکار کی عبارت یہ ہے:

”وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ، لَا اَعْلَمُ مِصْرًا مِنَ الْأَمْصَارِ تَرَكُوْا بِاَجْمَعِهِمْ رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْخَفْضِ وَالرَّفْعِ فِيْ الصَّلَاةِ اِلَّا اَهْلَ الْكُوْفَةِ، فَكُلُّهُمْ لَا يَرْفَعُ اِلَّا فِي الْاِحْرَامِ“.

ترجمہ: ابوعبداللہ محمد بن نصر المروزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اہل کوفہ کے علاوہ میں کسی ایسے شہر کے بارے میں واقف نہیں کہ جہاں کے رہنے والوں نے اجتماعی طور پر اکٹھا ہو کر (رکوع میں) جھکنے کے وقت اور (رکوع سے) اُٹھنے کے وقت ”رفع یدین“ چھوڑ دیا ہو،

چنانچہ یہ سب کے سب صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی ”رفع یدین“ کیا کرتے تھے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

”الاستذکار لابن عبد البر ج:۴ ص:۹۹ کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ قول: ۴۲۹۶، مطبوعہ دار قتیبۃ للطباعۃ والنشر، دمشق، بیروت، دار الوعی، حلب: القاھرۃ“

اورالتمہید میں فرماتے ہیں:۔

”وَهُوَ قَوْلُ الْكُوْفِيِّيْنَ، سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَاَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَصْحَابِهٖ، وَالْحَسَنُ بْنِ حَيٍّ، وَسَائِرِ فُقَهَاءِ الْكُوْفَةِ قَدِيْماً وَحَدِيْثاً“.

حوالہ آگے آرہا ہے:۔

اوریہی اہل کوفہ کا قول ہے، یعنی سفیان ثوری، امام ابوحنیفہ اوران کے ماننے والے، اورحسن بن حی، اورکوفہ کے قدیم وجدید تمام فقہاء کرام کا یہی (تکبیرتحریمہ کے وقت ہی رفع یدین ہے باقی جگہوں پرنہیں) قول ہے:

آگے فرماتے ہیں:

”قَالَ اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ الْمَرْوَزِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْكِتَابِ الْكَبِيْرِ، لَا نَعْلَمُ مِصْراً مِنَ الْأَمْصَارِ يُنْسَبُ اِلٰى أَهْلِهِ الْعِلْمُ قَدِيْمًا تَرَكُوْا بِاِجْمَاعِهِمْ رَفْعَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْخَفْضِ وَالرَّفْعِ فِي الصَّلَاةِ اِلَّا اَهْلَ الْكُوْفَةَ“.

”التمھید لابن عبد البر :۲۱۲/۲۱۳ حدیث اول لابن شھاب، عن سالم، مسند“

اس عبارت کا ترجمہ ومطلب بھی وہی ہے جوہم نے ”الاستذکار“ کی عبارت کا اوپر بیان کیا۔

نیزعظیم محدث امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ”ترک رفع یدین“ والی حضرت عبداللہ ابن مسعودرضی اللہ عنہ والی روایت نقل کرنے کے بعدفرماتے ہیں:۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

وَبِهٖ يَقُوْلُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّابِعِيْنَ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَأَهْلِ الْكُوْفَةِ.

''ترمذی حدیث: ۲۵۷ کے تحت: باب رفع الیدین عند الرکوع، ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم''

ترجمہ: اور یہی (تکبیر تحریمہ کے علاوہ کسی اور جگہ رفع یدین نہ کرنا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے متعدد اہل علم صحابہ اور تابعین فرماتے ہیں اور یہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا قول ہے۔

ان تمام تصریحات سے معلوم ہوا کہ اہل کوفہ متفقہ طور پر ''رفع یدین'' نہیں کرتے تھے، جس میں سے پندرہ سو اصحاب رسول بھی تھے انہی کو دیکھ کر اہل کوفہ نے یہ عمل اختیار کیا۔

تیسویں دلیل:

امام سفیان ثوری کا چونکہ اپنے زمانہ میں ایک مستقل فقہ رہا ہے، اور ''ترک رفع یدین'' کے سلسلے میں انکا اہل کوفہ کے ساتھ مستقلاً نام آتا ہے، اس لئے ان کی فقہ سے یہاں ان کا نظریہ بھی درج کیا جاتا ہے، چنانچہ ''رفع یدین'' کے سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں:

وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلٰى حِذَاءِ اُذُنَيْهِ مَعَ هٰذِهِ التَّكْبِيْرَةِ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا اَبَدًا مَعَ غَيْرِ هٰذِهِ التَّكْبِيْرَةِ.

''فقہ سفیان الثوری ص: ۵٦۰''

ترجمہ: اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے بالمقابل اُٹھائے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اس تکبیر (تکبیر تحریمہ) کے ساتھ، پھر اس تکبیر کے علاوہ (دوسری تکبیرات) کے ساتھ قطعی اپنے ہاتھ نہ اُٹھائے۔

وَكَانَ الثُّوْرِيُّ وَوَكِيْعٌ وَبَعْضُ الْكُوْفِيِّيْنَ لَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ.

"کتاب رفع الیدین فی الصلاۃ ص: ۱۲۸، مطبوعہ دار ابن حزم"

ترجمہ: امام سفیان ثوری، وکیع اور بعض اہل کوفہ اپنے ہاتھوں کو نہیں اُٹھاتے تھے۔

اکتیسویں دلیل تفسیر ابن عباس:

اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی تفسیر درج ذیل ہے:

اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الثِّقَةُ ابْنُ الْمَأْمُوْنِ الْهَرَوِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبِيْ، قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ مَحْمُوْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ، قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمَّارُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الْهَرَوِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ اِسْحَاقَ السَّمَرْقَنْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، "وَالَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ" مُخْبِتُوْنَ، مُتَوَاضِعُوْنَ لَا يَلْتَفِتُوْنَ يَمِيْنًا وَلَا شِمَالًا وَلَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ.

"تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، ص: ۳۵۹ سورۃ المؤمنون پ: ۱۸، مطبوعۃ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان"

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما "اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں (کہ مؤمن وہ لوگ ہیں)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جو عاجزی کرنے والے، تواضع اختیار کرنے والے ہیں، جو دائیں اور بائیں التفات نہیں کرتے، اور نہ نماز میں ''رفع یدین'' کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ان آیات کی تفسیر میں ''لا یرفعون ایدیھم فی الصلاۃ'' کے الفاظ سے نماز کے اندر پائے جانے والے ہر رفع یدین کی نفی ہو جاتی ہے چاہے وہ رکوع سے پہلے کا ہو، رکوع کے بعد کا، سجدوں کے وقت کا ہو یا تیسری رکعت کے شروع کا۔

اعتراض:

غیر مقلدین حضرات نے اس روایت کو سخت ضعیف قرار دیا ہے، کیونکہ تفسیر ابن عباس کی سند میں (۱) محمد بن مروان السدی (۲) محمد بن سائب الکلبی (۳) ابو صالح باذام یہ تینوں راوی سخت ضعیف ہیں لہٰذا اس روایت سے استدلال درست نہیں۔

جواب:

اس کا جواب یہ ہے کہ ایسا ممکن ہے کہ ایک آدمی ایک فن میں ماہر اور ثقہ نہ ہو لیکن دوسرے فن کا امام ہو۔ اسی حقیقت کے پیش نظر محدثین نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ بعض ائمہ فنِ حدیث میں تو نا قابلِ اعتبار ہیں لیکن فن تفسیر میں ان کی روایات قابلِ قبول ہوتی ہیں۔ مثلاً

قَالَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ. یَعْنِی الْقَطَّانُ تَسَاهَلُوْا فِی التَّفْسِیْرِ عَنْ قَوْمٍ لَا یُوَثِّقُوْهُمْ فِی الْحَدِیْثِ، ثُمَّ ذَکَرَ لَیْثَ بْنَ اَبِی سُلَیْمٍ وُجُوَیْرِ بْنِ سَعِیْدٍ وَالضَّحَّاکَ، مُحَمَّدً بْنِ السَّائِبِ الکلبی، وَقَالَ هُؤْلَاءِ یُحْمَدُ حَدِیْثُهُمْ وَیُکْتِبُ التَّفْسِیْرُ عَنْهُمْ.

''دلائل النبوه للبیهقی ج:۲ ص:۳۵، مطبوعه دار الکتب العلمیة،

[Website: DifaAhleSunnat.com]

بیروت لبنان، دار الریان للتراث“.

ترجمہ: یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں سے تفسیری (روایت لینے میں) چشم پوشی برتی گئی ہے، لیکن حدیث میں ان کی توثیق نہیں کی گئی، (اس کے بعد) پھر انھوں نے لیث بن ابی سلیم، جویر بن سعید، ضحاک، محمد بن سائب کلبی، کا تذکرہ کیا اور یہ فرمایا کہ یہ سب وہ لوگ ہیں جن کی حدیثیں قابلِ تعریف ہیں اور ان کی بیان کردہ (تفسیری روایات) لکھی جائیں گی۔

مذکورہ رُواۃ کا تذکرہ ائمہ نے مفسرین کے طور پر کیا ہے، لہٰذا اصولی طور پر ان کی تفسیری روایات مقبول ہیں، رہا ان پر کلام تو وہ فن حدیث کے بارے میں ہے۔

ائمہ کرام کی تصریحات ان رُواۃ کے بارے میں ملاحظہ ہوں:

(ا) محمد بن السائب الکلبی: ان کے بارے میں تو ابھی پیچھے یحییٰ بن سعید القطان کا قول گذر چکا ہے، مزید ان کے بارے میں ائمہ جرح و تعدیل کے اقوال پیش خدمت ہیں۔

وَحَدَّثَ عَنِ الْکَلْبِیِّ اِبْنُ عُیَیْنَۃَ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ وَاِسْمَاعِیْلُ بْنُ عَیَّاشٍ وَھُشَیْمُ وَغَیْرُھُمْ مِنْ ثِقَاتِ النَّاسِ وَرَضُوْہُ بِالتَّفْسِیْرِ.

”الکامل فی ضعفاء الرجال ج: ٦ ص: ٢١٣٢ مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والنشر و التوزیع“.

”قال ابن عدی: وقد حدث عن الکلبی سفیان وشعبۃ وجماعۃ ورضوہ فی التفسیر.

(میزان الاعتدال ج: ٣ ص: ٥٥٨، تذکرہ ٧٥٧٤، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت لبنان)

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ : محمد بن السائب کلبی سے، سفیان ابن عیینہ، شعبہ، حماد بن سلمہ، اسماعیل بن عیاش، ہشیم اور ان کے علاوہ دیگر ثقہ لوگوں نے حدیث بیان کیں اور تفسیر میں ان کو پسند کیا ہے۔

(۲) ابو صالح باذام: ان کے بارے میں امام عجلی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''معرفۃ الثقات'' میں لکھا ہے، ''بَاذَامُ اَبُوْ صَالِحْ'' روی عنه اسماعیل بن أبی خالد فی التفسیر، ثقة وهو مولیٰ أم هانی، روی عن علی بن ابی طالب.

(معرفة الثقات للعجلی ج: ا ص: ۲۴۲، باب الباء الموحدة)

باذام، ابو صالح، ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے تفسیری روایات نقل کی ہیں، یہ ثقہ ہیں اور ام ہانی رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں، انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بھی روایتیں بیان کی ہیں۔

اور امام ابو حاتم الرازی رحمۃ للہ علیہ ان کے بارے میں لکھتے ہیں۔

حدثنا عبد الرحمٰن، ثنا صالح بن احمد بن حنبل: نا علی یعنی ابن المدینی قال سمعتُ یحیی ابن سعید یقول: لَمْ اَرَ اَحَدًا اَصْحَابَنَا تَرَکَ اَبَا صَالِحٍ مَوْلٰی اُمِّ هَانِیءٍ لَا شُعْبَةُ وَلَا زَائِدَةُ.

''کتاب الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم الرازی، ج: ا ص: ۱۳۵، باب الباء، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت لبنان''

ترجمہ: یحییٰ ابن سعید کہتے ہیں میں نے اپنے اصحاب میں سے کبھی کسی کو نہیں دیکھا نہ شعبہ کو اور نہ ہی زائدہ کو کہ ان لوگوں نے ابو صالح ام ہانی کے آزاد کردہ غلام کو چھوڑا ہو۔

(۳) اس سند کے تیسرے راوی جن کو غیر مقلدین ضعیف قرار دے کر اس

[Website: DifaAhleSunnat.com]

روایت کو رد کرتے ہیں، وہ ہیں ''محمد بن مروان السدی'' اس کا جواب یہ ہے کہ ان پر جو بھی جرح ائمۂ جرح وتعدیل نے کی ہے وہ صرف اور صرف علم حدیث میں کی ہے علم تفسیر میں نہیں، اور یہ پیچھے گذر گیا کہ ایسا ممکن ہے کہ انسان ایک فن میں قابلِ اعتماد نہ ہو اور دوسرے فن میں وہ قابل اعتماد ہو ان کا بھی یہی حال ہے ان پر جو بھی جرح ہیں وہ فن حدیث میں ہے فن تفسیر میں نہیں۔

بتیسویں دلیل:

آیت: اَلَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ'' کے ذیل میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی تفسیر نقل کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

وقال: الحسن البصری: اَیْ خَائِفُوْنَ وَرَوٰی عَنْهُ اَنَّهُ خَاشِعُوْنَ الَّذِيْنَ لَا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ اِلَّا فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى.

''تفسیر السمرقندی المسمّٰی بحر العلوم، ج: ٢ ص: ٤٠٨، سورة المؤمنون، مطبوعة دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان''

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے ''خاشعون'' وہ لوگ کہلاتے ہیں جو نماز میں اپنے ہاتھوں کو پہلی والی تکبیر (تکبیر تحریمہ) کے علاوہ نہیں اُٹھاتے۔

حضرت حسن بصری وہ اجل اور کبارِ تابعین میں سے ہیں جن کی پرورش حرم نبوی میں ہوئی، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو اپنی گود میں کھلایا، رونے کی حالت میں اپنی چھاتی ان کے منھ میں دے کر ان کو چپ کرایا، ہزاروں صحابۂ کرام سے کسب فیض کیا ہے، ان کے اس مقام ومرتبہ سے ظاہر ہے کہ انہوں نے یہ تفسیر اپنی جانب سے نہیں کی ہوگی بلکہ صحابۂ کرام سے سیکھ کر ہی یہ تفسیر انہوں نے بیان کی ہے۔

اب تک ہم نے احناف کے مسلک کے مطابق بتیس دلائل پیش کیے، جہاں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ضرورت سمجھی گئی وہاں دلائل پر بنظر انصاف تنقید و اعتراض بھی کیے اور ان کے جواب بھی دیے گئے دلائل کی اس کثرت سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ احناف کا یہ نظریہ کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ دیگر مقامات ''رکوع میں جانے سے قبل، اور رکوع سے اُٹھنے کے بعد'' پر ''رفع یدین'' نہ کرنا عینِ سنت کے مطابق ہے، اور اس بارے میں احناف کے پاس مندرجہ بالا دلائل موجود ہیں احناف کے اس موقف کو رکھنے کے بعد اب ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے سامنے غیر مقلدین کا بھی موقف رکھتے ہوئے ان کے بھی کچھ دلائل آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں، تا کہ ان حضرات کا دجل اور مکرو فریب واضح ہو سکے۔

نوٹ : غیر مقلدین کے دلائل شروع کرنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین ہونی ضروری ہے کہ ہم احناف ''رفع یدین'' والی روایات کے منکر نہیں بلکہ ہم ''رفع یدین'' والی روایات کو تسلیم کرتے ہیں اور ان کو صحیح بھی مانتے، اور اوپر ہمارے پیش کردہ دلائل جو احناف کے مسلک کی تائید میں ذکر کئے گئے ہیں، ان کے ذکر کرنے کا منشاء یہ ثابت کرنا نہیں کہ ''رفع یدین'' نا جائز ہے، یا احادیث سے ثابت نہیں، بلکہ ہمارا منشاء محض یہ ثابت کرنا تھا کہ ''ترکِ رفع یدین'' بھی احادیث سے ثابت ہے اور یہی طریقہ راجح اور افضل ہے۔

چونکہ احناف ''رفع یدین'' کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت مانتے ہیں (مگر دلائل کی بنیاد پر اس میں یہ تاویل کرتے ہیں کہ یہ سنت متروکہ ہے، یا منسوخ ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر والی روایت سے معلوم ہوا) اس لئے وہ ''رفع یدین'' والی روایات پر کوئی جرح نہیں کرتے، لہٰذا یہاں غیر مقلدین کے دلائل کو پیش کرنے کا مقصد ''رفع یدین'' کو ثابت کرنا نہیں ہے بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ بنظر انصاف فریق مخالف کے کچھ دلائل سامنے آجائیں اور ان کے جوابات ذہن نشین ہو جائیں۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دلائل غیر مقلدین:

غیر مقلدین کی اس موضوع پر بہت سی کتابیں دستیاب ہیں جن میں انہوں نے ''رفع یدین'' کے ثبوت میں دلائل کے انبار لگا رکھے ہیں، ہم ان سب کو تو یہاں پیش نہیں کر سکتے، البتہ ان کے دلائل میں سے تین مضبوط ترین دلیلیں، جن پر ان کے یہاں ''رفع یدین'' کے ثبوت کی بنیاد ٹکی ہوئی ہے وہ پیش کئے دیتے ہیں اس سے مسئلہ واضح اور صاف ہو جائے گا۔ان شاء اللہ تعالیٰ۔

غیر مقلدین کی پہلی دلیل:

غیر مقلدین جو کہ قائلین ''رفع یدین'' ہیں ان کا سب سے بڑا اور مضبوط استدلال حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ روایت ہے جس کو صحاح ستہ، و حدیث کی دیگر کتابوں میں محدثین نے نقل کیا ہے، وہ روایت یہ ہے:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَيَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ.

''بخاری ج: ۱ ص: ۱۰۲ حدیث: ۷۳۶، باب: رفع الیدین اذا کبر واذا رکع واذا رفع، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی اشاعت اول دہلی ۱۹۳۸ء اشاعت دوم کراچی ۱۹۶۱ء

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جواب:

بخاری شریف کے حوالہ کے بعد اب دیگر کسی کتاب کے حوالہ کی ضرورت نہیں رہی اس لئے دیگر کتب حدیث کے حوالوں کو ترک کر دیا گیا ہے جہاں تک اس حدیث کے ثبوت کا تعلق ہے ہم اس کے منکر نہیں بلکہ بلا شبہ یہ حدیث اصح مافی الباب ہے (اس موضوع کی سب سے صحیح ترین حدیث ہے) اور اس کی سند سلسلۃ الذہب ہے، لیکن اس کے باوجود افضلیت کے قول کے لئے احناف نے اس حدیث کو اس لئے ترجیح نہیں دی کہ ''رفع یدین'' کے سلسلہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایات اتنی متعارض ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کو ترجیح دینا انتہائی مشکل ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے، یہ روایت چھ طریقوں سے مروی ہے۔

(۱) پہلا طریق:

تو یہی ہے جو ہم نے ابھی غیر مقلدین کی دلیل کے طور پر ذکر کیا ہے، اس میں تین جگہ ''رفع یدین'' کا تذکرہ ہے۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت۔ (۲) رکوع میں جانے سے قبل۔ (۳) رکوع میں سے اُٹھنے کے بعد۔

(۲) دوسرا طریق:

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ اِبْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''بخاری ج: ۱ ص: ۱۰۲ حدیث: ۷۳۹، باب رفع الیدین اذا

قام من الرکعتین‘‘

ترجمہ : حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے اور جب ’’سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ‘‘ کہتے تب بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے، اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تب بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے، اور ابن عمر اس عمل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع نقل فرماتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت میں چار جگہ ’’رفع یدین‘‘ کا تذکرہ ہے۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت۔

(۲) رکوع میں جانے سے قبل۔

(۳) رکوع سے اُٹھنے کے بعد۔

(۴) دو رکعتوں سے جب تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے۔

(۳) تیسرا طریق:

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ، قَالَ: نَا سُلَیْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: نَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدُ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَذْوَ مَنْکَبَیْهِ اِذَا کَبَّرَ وَاِذَا رَکَعَ، وَاِذَا سَجَدَ.

’’المعجم الأوسط للطبرانی ج: ۱ ص: ۲۹ حدیث: ۷۱،

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مطبوعة دار الحرمين للطباعة والنشر والتوزيع".

وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ وَعِنْدَ التَّكْبِيْرِ حِيْنَ يَهْوِیْ سَاجِداً.

"مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج: ۲ ص: ۱۰۳ باب رفع اليدين فی الصلاة، مطبوعة دار الكتاب العربی بيروت لبنان"

قال واسناده صحيح:

وَزَادَ وَكِيْعٌ، عَنِ الْعُمَرِیِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ.

"كتاب رفع اليدين فی الصلاة، للبخاری ص: ۱۳۲ حديث: ۱۴۰، مطبوعة دار ابن حزم"

سب روایتوں کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ کاندھوں تک اُٹھاتے تھے، جب تکبیر (تحریمہ) کہتے، جب رکوع کرتے اور جب سجدہ کرتے۔

اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے لئے تکبیر کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے، اور سجدہ میں جھکتے وقت تکبیر کہتے ہوئے (بھی ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے)۔

ابن عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ وہ جب رکوع فرماتے اور سجدہ کرتے تو (ہاتھوں کو) اُٹھاتے تھے۔

اس تیسرے طریق میں ایک (پانچویں "مقام رفع یدین" کا تذکرہ ہے، گذشتہ روایتوں کے مطابق اب مقامات "رفع یدین" کی ترتیب یہ ہوگئی۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت۔

(۲) رکوع میں جانے سے پہلے۔

(۳) رکوع سے اُٹھنے کے بعد۔

(۴) دو رکعتوں سے جب تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو۔

(۵) اور جب تکبیر کہتا ہوا سجدہ کے لئے جھکے۔

چوتھا طریق:

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ، وَرَفْعٍ، وَرُكُوْعٍ، وَسُجُوْدٍ، وَقِيَامٍ، وَقُعُوْدٍ، بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَيَزْعُمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

”شرح مشكل الآثار ج:۱۵ ص:۴۶ حديث: ۵۸۳۱، بابُ بيانِ مشكل ما رُوى عن عبد اللّٰه بن عمر رضى الله عنهما فى هذ المعنى، مطبوعه مؤسسة الرسالة، فتح البارى ج:۲ ص:۲۲۳ حديث: ۷۳۹ باب رفع اليدين اذا قام من الركعتين كے تحت مطبوعة المكتبة السلفية“

ترجمہ: نافع حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے، ہر جھکنے اُٹھنے، رکوع وسجدوں میں، اور کھڑے ہونے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں ایسا کرتے تھے، اور ان کا یقین یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

یہ روایت صحیح ہے، اس کے تمام راوی ثقہ اور بخاری و مسلم کے راوی ہیں۔

اس روایت میں ان مقامات پر ''رفع یدین'' کا تذکرہ ہے:

(۱) جھکنے میں۔

(۲) اُٹھنے میں۔

(۳) رکوع میں۔

(۴) سجدوں میں جانے پر۔

(۵) دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت۔

(۶) کھڑے ہونے کے وقت۔

اس روایت میں دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے درمیان بھی ''رفع یدین'' کا ذکر ہے، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس روایت کے مطابق چھ مقامات پر ''رفع یدین'' صحیح حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔

پانچواں طریق:

حَدَّثَنِیُ یَحیٰ، عَنُ مَالِکٍ، عَنِ ابُنِ شِہَابٍ، عَنُ سَالِمِ بُنِ عَبُدِ اللّٰہِ، عَنُ عَبُدِ اللّٰہِ ابُنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوُلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیُہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا افُتَتَحَ الصَّلَاۃَ رَفَعَ یَدَیُہِ حَذُوَمَنُکَبَیُہِ، وَاِذَا رَفَعَ رَأُسَہٗ مِنَ الرُّکُوُعِ رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ اَیُضًا، وَقَالَ: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنُ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الُحَمُدُ، وَکَانَ لَا یَفُعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوُدِ.

''مؤطا امام مالک حدیث: ۱۹۶، کتاب الصلاۃ، افتتاح الصلاۃ''

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کاندھوں تک اُٹھاتے، اور جب اپنے سر کو رکوع سے اُٹھاتے تو پھر اسی طرح ان دونوں (ہاتھوں) کو اُٹھاتے تھے، اور ''سمع اللہ لمن حمدہ، ربنا لک الحمد'' کہتے تھے، اور سجدوں میں یہ (رفع یدین) نہیں کرتے تھے۔

اس روایت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف دو مقامات پر ہی ''رفع یدین'' کیا کرتے تھے۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت۔

(۲) رکوع سے اُٹھنے کے بعد۔

اور یہ روایت بھی صحیح ترین روایت ہے بلکہ اس کی سند سلسلۃ الذہب ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی اسی کے مطابق ''مؤطا'' میں آگے چل کر نقل کیا ہے:

''وَحَدَّثَنِیْ یَحْیٰی، عَنْ مَالِکٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَذْ وَمَنْکِبَیْهِ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَهُمَا دُوْنَ ذٰلِکَ.

''مؤطا امام مالک حدیث: ۲۰۱، کتاب الصلاۃ، افتتاح الصلاۃ''

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کاندھوں تک اُٹھاتے، اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو ان دونوں (ہاتھوں) کو اس سے کم اُٹھاتے تھے۔

چھٹا طریق:

اَخْبَرَنَا أَبُوْ سَعْدٍ سَعِیْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الشَّعْبِیُّ الْعَدْلُ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ مِنْ حِفْظِهٖ بِبَغْدَادَ، ثنا

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اَحْـمَـدُ بْـنُ مُـحَـمَّـدِ بْـنِ خَـالِـدٍ الْبَرَاثِیُّ، ثنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ، ثنَا مَالِک، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ الـنَّبِـیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ.

”الـخـلافـيـات لـلـبيـهـقـي ج: ٢ ص: ٣٨٦ حديث: ١٧٥٨، مطبوعة الروضة للنشر والتوزيع، القاهرة“.

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے، پھر دوبارہ (اپنے ہاتھوں کو کسی اور مقام پر) نہیں کرتے تھے۔

اس حدیث کی سند بھی صحیح ہے جیسا ہم پیچھے احناف کے دلائل کے تحت اس کی سند پر بحث کر چکے ہیں، اس روایت میں ایک جگہ ”رفع یدین“ کا ذکر ہے، یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے ہی وقت ”رفع یدین“ کیا کرتے تھے ان تمام چھ طرق کے مطابق ”مقامات رفع یدین“ کی ترتیب یہ ہوئی۔

(۱) تین جگہ۔

(۲) چار جگہ۔

(۳) پانچ جگہ۔

(۴) چھ جگہ۔

(۵) دو جگہ۔

(۶) ایک جگہ۔

اور ان تمام طرق کی سند صحیح ہے، اس کے باوجود غیر مقلدین حضرات نے ان میں سے ایک طریق والی روایت کو لیا ہے اور باقی کو ترک کر دیا ہے، انہوں نے اس روایت

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کو لیا جس میں چار جگہ ''رفع یدین'' کا ذکر ہے، باقی تمام روایات کو چھوڑ دیا جبکہ صحت کے لحاظ سے دوسری روایات بھی قابل استدلال ہیں۔

البتہ احناف نے دیگر دلائل کی بنیاد پر صرف ایک جگہ ''رفع یدین'' والی حضرت ابن عمر کی روایت کو لیا، لہٰذا اگر احناف نے ان چھ طرق میں سے ایک جگہ ''رفع یدین'' والی روایت کو اختیار کرتے ہوئے کسی ایک طریقہ کو اپنایا ہے تو صرف انہی پر اعتراض کیوں؟

جبکہ احناف کے پاس اس روایت کو اختیار کرنے کی ایک ایسی معقول وجہ بھی موجود ہے جس سے باقی روایات کی توجیہ بھی ہو جاتی ہے۔

ترک رفع یدین کی معقول وجہ:

اور وہ یہ ہے کہ افعالِ نماز میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے احکامات حرکت سے سکون کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں، مثلاً پہلے نماز میں کلام جائز تھا پھر منسوخ ہو گیا، پہلے عمل کثیر مفسدِ صلاۃ نہ تھا پھر اسے مفسد قرار دیدیا گیا، پہلے نماز میں التفات (اِدھر اُدھر دیکھنا) جائز تھا پھر اس کو منسوخ کر دیا گیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں ''رفع یدین'' بھی بکثرت ہوتا تھا اور ہر انتقال کے وقت مشروع تھا پھر اس میں کمی کی گئی اور صرف پانچ مقامات پر مشروع رہ گیا، پھر اور کمی کی گئی اور چار جگہ مشروع رہ گیا پھر اس میں کمی ہوتی چلی گئی یہاں تک ہ وہ صرف تکبیر افتتاح (تکبیر تحریمہ) کے وقت باقی رہ گیا، جیسا کہ اس طرح کی تمام روایات کو جمع کرنے سے پتہ چلتا ہے۔

نیز احناف حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ''رفع یدین'' والی روایت پر اس لئے بھی عمل نہیں کرتے کہ خود ان سے چھٹا طریق جو مروی ہے وہ صرف تکبیر تحریمہ کے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

وقت ''رفع یدین'' کا ہے بقیہ مقامات کے لئے اس طریق میں ''ثم لا یعود'' موجود ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ کے ہی وقت ''رفع یدین'' فرماتے تھے، اس روایت کو ایک مرتبہ اور نظروں سے گذار لیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاۃَ، ثُمَّ لَا یَعُوْدُ.

اس روایت کا ترجمہ اور حوالہ چھٹے طریق میں گذر چکا ہے وہیں پر دیکھ لیا جائے۔

اس روایت پر امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اعتراض کیا ہے اس کو ہم احناف کے دلائل میں دلیل کے ساتھ رد کر چکے ہیں۔

اور پھر احناف ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ''رفع یدین'' والی روایتوں پر اس لئے بھی عمل نہیں کرتے کہ خود ان کا بھی عمل اپنی روایت کردہ احادیث کے خلاف ہے، دیکھئے ان کا عمل بھی:

عَنْ حُصَیْنٍ، عَنْ مُجَاھِدٍ، مَا رَأَیْتُ ابْنَ عُمَرَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ شَیْءٍ مِنَ الصَّلَاۃِ اِلَّا فِی التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی.

''الخلافیات للبیھقی ج: ۲ ص: ۳۷۸، حدیث: ۱۷۴۰''

اور شرح معانی الآثار میں یہ روایت اس طرح آئی ہے۔

عَنْ حُصَیْنٍ، عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ: صَلَّیْتُ خَلْفَ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فَلَمْ یَکُنْ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلَّا فِی التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلَاۃِ.

''شرح معانی الآثار ج: ۱ ص: ۲۲۵ حدیث: ۱۳۵۷''

اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَھٰذَا اِبْنُ عُمَرَ قَدْ رَأَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ، ثُمَّ قَدْ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تَرَکَ هُوَ الرَّفعَ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلا یَکُوْنُ ذٰلِکَ اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهٗ نَسْخُ مَا قَدرَأَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِعْلَهُ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَیْهِ بِذٰلِکَ. حوالہ سابقہ

ترجمہ: تو دیکھئے یہی ابن عمر ہیں جنہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ''رفع یدین'' کرتے ہوئے دیکھا، پھرانہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ''رفع یدین'' کو ترک کردیا تو یہ (ان کا رفع یدین کو ترک کرنا) اسی وقت ہوسکتا ہے جب ان کے نزدیک اس فعل کا نسخ ثابت ہو جائے، جوانہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا اور اس کے ذریعہ اس کے خلاف حجت قائم ہوچکی ہو۔

ابن عمر کی جانب سے رفع یدین کی منسوخی کا اعلان:

جس منسوخی کے یقین کا اظہار امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اوپر والی روایت میں کیا ہے اس منسوخی کا اظہار خود حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی زبانی سنئے، اسی سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ ''رفع یدین'' کا راوی کیوں ''ترک رفع یدین'' پر عمل پیرا ہے۔

حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ لِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنِ یَحْیٰ، حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ سَوَادَةَ بْنِ عَبَّادٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ مَیْسَرَةَ، عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَکَّةَ نَرْفَعُ اَیْدِیَنَا فِیْ بَدْءِ الصَّلَاةِ وَفِیْ دَاخِلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ، تَرَکَ رَفْعَ الْیَدَیْنِ فِیْ دَاخِلِ الصَّلَاةِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَثَبَتَ عَلٰی رَفْعِ الْیَدَیْنِ فِیْ بَدْءِ الصَّلَاةِ.

[Website: DifaAhleSunnat.com]

”اخبار الفقهاء والمحدثین ص: ۲۸۲ تذکرہ ۳۷۸ مطبوعة المجلس الاعلی للابحاث العلمیة، معهد التعاون مع العالم العربی“

ترجمہ: سیدعبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ میں نماز کے شروع اور درمیان میں رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے، پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایامِ اخیرہ میں) درمیانِ نماز رکوع کے وقت رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا اور شروع نماز میں ہمیشہ کرتے رہے۔

لیجئے جن کی ”رفع الیدین“ والی روایت پر ایک مستقل مسلک کی بنیاد کھڑی ہے، جس کی آڑ لے کر مسلک احناف پر تبرا بازی کی گئی اور برابر کی جارہی ہے، وہی صحابی اپنی روایت کردہ حدیث کے منسوخ ہونے کا اعلان بانگ دہل اور ڈنکے کی چوٹ پر کررہے ہیں، اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل ان کی ناسخ والی روایت کے مطابق بیان کرتے ہیں جیسا کہ ماسبق میں ذکر کیا جاچکا۔

غیر مقلدین کی دوسری دلیل:

حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِیُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ اَنَّهُ رَأَی مَالِکَ بْنَ الْحُوَیْرِثِ اِذَا صَلّٰی کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ رَفَعَ یَدَیْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَ یَدَیْهِ، وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هٰکَذَا.

[Website: DifaAhleSunnat.com]

”بخاری ج: ۱ ص: ۱۰۲ حدیث: ۷۳۷، باب رفع الیدین اذا کبر واذا رکع واذا رفع، مسلم حدیث: ۳۹۱، کتاب الصلاۃ باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرۃ الاحرام، سنن ابی داؤد، حدیث: ۷۴۵، کتاب الصلاۃ، أبواب تفریع استفتاح الصلاۃ، باب: من ذکر انه یرفع یدیه اذا قام من الثنتین“.

ترجمہ: ابوقلابہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب وہ نماز پڑھنے لگے تو تکبیر (تحریمہ) کہی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا، اور جب رکوع میں جانے کا ارادہ کیا تب بھی اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا، اور جب رکوع سے سر اُٹھایا تب بھی انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اُٹھا، اور یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا۔

جواب:

غیر مقلدین حضرات کا دوسرا سب سے بڑا مستدل یہ روایت ہے، اور یہ روایت صحاح ستہ و حدیث کی دیگر کتابوں میں موجود ہے، ہم نے یہاں چند ہی حوالے درج کرنے پر اکتفاء کیا ہے بلا شبہ یہ حدیث بھی صحیح ہے، مگر اس کے باوجود احناف نے اس روایت کو ترجیح نہیں دی اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح اس حدیث کے متن میں بھی سخت اضطراب ہے جس کو ترتیب وار ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

(۱) ایک روایت میں تو صرف تین مقامات پر ”رفع یدین“ کا تذکرہ ہے۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت۔

(۲) رکوع میں جانے سے قبل۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

(۳) رکوع سے اُٹھنے کے بعد۔

گذشتہ روایت کو دیکھ لیا جائے اس میں انہی تین مقامات کا ذکر ہے۔

دوسرا طریق:

(۲) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، اَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ. وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ.

"مسند احمد بن حنبل، مسند المكيين، حديث مالك بن الحويرث، حديث: ۱۵۶۰۴"۔

ترجمہ: حضرت مالک ابن الحویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہاتھ اُٹھا رہے تھے جب رکوع کا ارادہ کرتے اور جب رکوع سے اپنے سر کو اُٹھاتے، اور جب سجدوں سے اپنے سر کو اُٹھاتے یہاں تک کہ ان کو اپنے کانوں کی لو تک (بلند) کرتے۔

اس حدیث میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ تین دیگر مقامات پر "رفع یدین" کا ذکر ہے۔

(۱) رکوع میں جانے سے قبل۔

(۲) رکوع سے اُٹھنے کے بعد۔

(۳) سجدوں سے اُٹھنے کے بعد۔

تیسرا طریق:

(۳) عَنْ مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ، اَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ صَلَاتِهٖ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ رُكُوْعِهٖ، وَاِذَا سَجَدَ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنْ سُجُوْدِهٖ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ.

”مسند احمد بن حنبل، مسند المكيين، حديث مالك بن الحويرث، حديث: ۱۵۶۰۰“.

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے جب اپنے رکوع سے اپنے سر کو اُٹھاتے، اور جب سجدہ فرماتے، اور جب اپنے سجدوں سے اپنے سر کو اُٹھاتے، حتیٰ کہ آپ ان کو اپنے کانوں کی لو تک (بلند) کر لیتے تھے۔

اس روایت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ ان مقامات پر ”رفع یدین“ کا ذکر ہے۔

(۱) رکوع سے سر اُٹھاتے وقت۔

(۲) سجدہ میں جاتے وقت۔

(۳) سجدوں سے اُٹھنے کے بعد۔

رکوع میں جانے سے پہلے یہاں ”رفع یدین“ کا کوئی تذکرہ نہیں ہے۔

چوتھا طریق:

(۴) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ صَلَاتِهٖ، وَاِذَا رَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَاِذَا سَجَدَ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ.

[Website: DifaAhleSunnat.com]

"سنن النسائی حدیث: ۱۰۸۵، باب التطبیق، باب: رفع الیدین للسجود، شرح مشکل الآثار ج:۱۵ ص:۵۷، حدیث: ۵۸۳۸".

ترجمہ: حضرت مالک ابن حویرث سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنی نماز میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا اور جب رکوع کیا، اور جب رکوع سے اپنے سر کو اُٹھایا، اور جب سجدہ کیا، اور جب سجدوں سے اپنے سر کو اُٹھایا، یہاں تک کہ ان کو اپنے کانوں کی لو کے بالمقابل کرلیا۔

اس روایت میں ان مقامات پر "رفع یدین" کا ذکر ہے۔

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت۔

(۲) رکوع میں جانے سے قبل۔

(۳) رکوع سے اُٹھنے کے بعد۔

(۴) سجدہ میں جانے کے وقت۔

(۵) سجدوں سے سر اُٹھانے کے بعد۔

لہٰذا ان تمام روایتوں سے ثابت ہوا کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے پانچ مقامات پر "رفع یدین" ثابت ہے اور یہ تمام کی تمام روایات صحیح ہیں۔

غیر مقلدین نے ان میں سے تین مقامات پر "رفع یدین" والی روایت کو اختیار کرتے ہوئے اپنا مستدل بنایا ہے اور پانچ جگہ "رفع یدین" والی روایات کو ترک کر دیا، جبکہ وہ روایات صحیح بھی ہیں اور صریح بھی۔

اب اگر احناف ایک جگہ "رفع یدین" والی روایت کو اختیار کرتے ہیں جو کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود کی بیان کردہ حدیث ہے تو ان پر اعتراض کیسا اور ان سے

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ناراضگی اور ان پر تبرا بازی کیسی

الزام ہم کو دیتے تھے
قصور اپنا نکل آیا!

یہ کہاں کا انصاف ہے کہ پانچ مقامات پر ”رفع یدین“ والی صحیح روایات کو ترک کر دیا جائے اور تین مقامات پر ”رفع یدین“ والی روایت کو لے لیا جائے۔

أَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ

غیر مقلدین کی تیسری دلیل:

اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: اَنْبَأَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ اَخْبَرَهُ، قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّىْ، فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِاُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ، فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا، قَالَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا، ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ اُذُنَيْهِ، ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلٰى فَخِذِهٖ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ قَبَضَ اِثْنَتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهٖ وَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا، يَدْعُوْ بِهَا.

”سنن النسائی حدیث: ۸۸۹، کتاب الافتتاح، باب: موضع

الیمین من الشمال فی الصلاۃ، سنن ابی داؤد حدیث: ۷۲۶ کتاب الصلاۃ، ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ، باب: رفع الیدین فی الصلاۃ“

ترجمہ: عاصم ابن کُلیب سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ ان کو حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے خبر دی، انہوں نے فرمایا کہ میں نے (دل میں) کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ضرور دیکھوں گا کہ آپ نماز کیسے پڑھتے ہیں، تو میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کھڑے ہوئے تکبیر (تحریمہ) کہی اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے برابر اُٹھایا، پھر اپنے داہنے ہاتھ کو اپنے بائیں، ہاتھ کے گٹے پر رکھا، پھر جب آپ نے رکوع کا ارادہ کیا تو اسی طرح اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا (کہا) اور اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا، پھر جب اپنے سر کو اُٹھایا، تو اسی طرح اپنے دونوں ہاتھوں کو بھی اُٹھایا پھر آپ نے سجدہ فرمایا تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے کانوں کے بالمقابل کر لیا، پھر آپ نے قعدہ کیا، اور اپنے بائیں پیر کو بچھا لیا اور اپنی بائیں ہتھیلی کو اپنی ران اور بائیں گھٹنے پر رکھا، اور اپنی داہنی کہنی کا کنارہ داہنی ران پر رکھا پھر آپ نے اپنی دو انگلیوں کا حلقہ بنایا، پھر اپنی انگلی و (تشہد میں) اُٹھایا تو میں نے دیکھا کہ آپ اس کو حرکت دے رہے تھے اور اس کے ذریعہ دعاء فرما رہے تھے۔

حضرت وائل بن حجر کی یہ روایت حدیث کی اکثر کتابوں میں آئی ہے، اور یہ حدیث کمی وبیشی کے ساتھ متعدد کتابوں میں موجود ہے کہیں تفصیل کے ساتھ پوری نماز کا ذکر ہے، جیسا کہ اسی روایت میں ہے، اور کہیں اختصار کے ساتھ صرف ”رفع یدین“ کا ذکر کر دیا گیا ہے، البتہ اس میں کوئی شک نہیں یہ صحیح حدیث ہے، اور احناف اس کے منکر نہیں۔

جواب:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی یہ کیفیت حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جواب سے پہلے ضروری ہے کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا مختصر تعارف آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے تا کہ اس روایت کا جواب سمجھنے میں آسانی ہو حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ ملک یمن کے ''حضر موت'' علاقے کے رہنے والے اور اپنے قبیلے کے سردار تھے، آپ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے لئے چلے تو آپ نے ان کے آنے کی خبر مدینہ منورہ میں صحابہ کرام کو سنائی اور جب آپ مدینہ پہنچے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بہت تعظیم وتکریم فرمائی اور واپسی میں بہت اعزازات سے نوازا ان سے آپ نے بہت ہی خصوصی مہمان نوازی کا معاملہ فرمایا، آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی میں صرف دو مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ایک مرتبہ جب آئے تھے تو گرمی کا موسم تھا، دوسری مرتبہ جب آپ تشریف لائے تو سردی کا زمانہ تھا۔ دونوں مرتبہ یہ صرف چند روز ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہے بقیہ زندگی انہوں نے اپنے علاقہ میں ہی گذاری، یہ مستقل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہیں رہے، اور صحابہ کرام کا معاملہ یہ تھا کہ جس عمل کو انہوں نے اپنی آنکھوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا وہ زندگی بھر اسی پر قائم رہے، چاہے بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کو ترک کر دیا ہو، چونکہ ترک والا عمل انہوں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا اسی لئے انہوں نے اس عمل کو اختیار نہیں کیا جس زمانہ میں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ ''رفع یدین'' فرماتے تھے، اس لئے یہ اسی عمل کے راوی اور پیروکار تھے، اور جب آپ نے ''رفع یدین'' کرنا ترک کر

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دیا اس زمانہ میں آخر تک یہ مدینہ آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے اس لئے انہوں نے آپ کا ''ترک رفع یدین'' والا عمل نہیں دیکھا، اس لئے یہ اس کے قائل نہیں ہوئے، البتہ جو حضرات صحابۂ کرام وفات تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے انہوں نے آپ کا ''ترک رفع یدین'' والا عمل دیکھا انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا، یہی وجہ ہے کہ حضرت وائل کی اس روایت کی خبر امام ابراہیم نخعی تک پہنچی تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا، جس کو حدیث کی کتابوں میں نقل کیا گیا ہے دیکھئے وہ جواب:

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَ مَوْتَ، فَاِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرَّكُوْعِ، وَبَعْدَهٗ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَغضب وَقَالَ رَآهُ هو. وَلَمْ يَرَهُ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَا اَصْحَابُهُ.

''شرح معانی الآثار ج: ۱ ص: ۲۲۴، حدیث: ۱۳۵۲ باب التكبير للركوع والتكبير للسجود الخ. سنن الدار قطنی، ج: ۱ ص: ۶۱۷ حدیث: ۱۱۰۶، باب ذكر التكبير ورفع اليدين عند الافتتاح والركوع والرفع منه وقدر ذلك واختلاف الروايات، مطبوعة دار المعرفة، بيروت لبنان، شرح مشكل الآثار ج: ۱۵ ص: ۳۷، مطبوعه مؤسسة الرسالة''

ترجمہ: عمرو بن مرۃ کہتے ہیں کہ میں حضرموت کی مسجد میں آیا تو میں نے دیکھا کہ حضرت وائل بن حجر کے بیٹے علقمہ اپنے والد سے یہ روایت بیان فرمارہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے پہلے اور رکوع

[Website: DifaAhleSunnat.com]

کے بعد ''رفع یدین'' کیا کرتے تھے، تو میں نے آکر اس بات کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو وہ غضبناک ہوگئے اور فرمانے لگے کہ انہوں نے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''رفع یدین'' کرتے ہوئے دیکھ لیا اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے صحابہ نے ان کو (رفع یدین) کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ اگر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ ''رفع یدین'' کرتے ہوئے دیکھا ہے، تو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچاس مرتبہ (تا عمر) ''رفع یدین'' نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

مقصد یہی ہے کہ وائل ابن حجر رضی اللہ عنہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چند دن گذار کر چلے گئے، وفات تک تو حضرت عبداللہ ابن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے بعد میں جو تبدیلی ''ترک رفع یدین والی'' آئی ہے وہ وائل ابن حجر نہیں دیکھ سکے وہ تبدیلی تو حضرت عبداللہ ابن مسعود و دیگر صحابہ کرام نے دیکھی ہے۔

لہٰذا باوجود صحت کے حضرت وائل بن حجر والی اس روایت کو عمل کے لئے احناف نے ترجیح نہیں دی بلکہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی ''ترک رفع یدین والی'' روایت کو ترجیح دی۔

یہ وہ دلائل ہیں جن کی بنیاد پر غیر مقلدین ''رفع یدین'' کے قائل ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان دلائل کے بعض حصوں کو خود غیر مقلدین نے چھوڑ رکھا ہے جیسا کہ ہم ان دلائل کے تحت جواب میں ذکر کر چکے ہیں، ان دلائل کے علاوہ اور بھی دلائل ہیں، مگر ان کے ذکر سے یہاں کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ یا تو وہ مضطرب ہیں، یا پھر ان کی سند میں کوئی راوی ضعیف ہے، جس کی وجہ سے وہ قابلِ اعتناء نہیں، اور اگر وہ قابلِ اعتناء ہوں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

تب بھی ان روایات کی تاویل احناف یہی کرتے ہیں کہ وہ مرجوح ہیں یا پھر حضرت عبداللہ ابن عمر والی روایت کی وجہ سے وہ منسوخ ہیں، ویسے ان دلائل کا جواب دینے کی احناف کو اس لئے بھی ضرورت نہیں کہ ہم ''ثبوت رفع یدین'' کا انکار نہیں کرتے، البتہ ہم نے ''ترک رفع یدین'' کی روایات کو بہت سی وجوہ کی بناء پر ترجیح دی ہے جو کہ درج ذیل ہیں:۔

ترک رفع یدین کی وجوہ ترجیح:

(۱) ترکِ رفع یدین کی روایات ''اوفق بالقرآن'' ہے یعنی جن روایات میں ''ترک رفع یدین'' کا ذکر ہے وہ روایات قرآن کریم کے مزاج واسلوب کے زیادہ موافق ہے، نماز کے سلسلہ میں قرآن کی جو آیت ہے:

''وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ'' (سورۃ البقرۃ آیت:۲۳۸ پ:۲)

اور تم اللہ کے سامنے کھڑے رہو باادب ہوکر۔

اس کا تقاضا یہ ہے کہ نماز میں حرکت کم سے کم ہو، لہٰذا جن احادیث میں حرکتیں کم ہوں گی وہ اس آیت کے زیادہ مطابق ہوگی۔

(۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں کوئی اختلاف یا اضطراب نہیں، نہ ان کا عمل اس کے خلاف منقول ہے، بلکہ ان سے صرف ''ترک رفع یدین'' ہی ثابت ہے، جبکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایتوں میں اختلاف بھی ہے اور خود ان سے ''ترک رفع یدین'' بھی ثابت ہے۔

(۳) احادیث کے تعارض کے وقت صحابۂ کرام کے تعامل (عمل) کو بڑی اہمیت حاصل ہوتی ہے، جب ہم اس پہلو سے دیکھتے ہیں تو حضرت عمر، حضرت علی، حضرت ابوبکر اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا عمل ''ترک رفع یدین'' پاتے ہیں

[Website: DifaAhleSunnat.com]

جیسا کہ ان حضرات کے آثار پیچھے ''دلائل احناف'' کے ذیل میں گذر چکے ہیں، اور یہ حضرات صحابۂ کرام کے علوم کا خلاصہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمدم سفر و حضر کے ساتھی ہیں، ان کے مقابلہ میں جن سے ''رفع یدین'' منقول ہے وہ زیادہ تر کمسن صحابہ ہیں جیسے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہم۔

(۴) اہل مدینہ اور اہل کوفہ کا تعامل ''ترک رفع یدین'' کا رہا ہے جبکہ دوسرے شہروں میں رافعین اور تارکین دونوں طرح کے لوگ موجود تھے۔

مدینہ طیبہ کے ''ترکِ رفع'' پر تعامل کی دلیل یہ ہے کہ علامہ ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ نے ''بدایۃ المجتہد ج:ا ص:۲۵۷، مطبوعہ دار ابن حزم'' میں لکھا ہے کہ امام مالک نے ''ترک رفع یدین'' کا مسلک تعامل اہل مدینہ کو دیکھ کر اختیار کیا ہے، اور اہل کوفہ کے تعلق سے دلائل احناف میں تفصیل سے گذر چکا۔

(۵) نماز کی تاریخ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے افعال حرکت سے سکون کی طرف منتقل ہوئے ہیں، مثلاً پہلے نماز میں سلام وکلام جائز تھا پھر منسوخ ہوگیا، پہلے عمل کثیر مفسدِ صلاۃ نہ تھا پھر اسے مفسد قرار دیدیا گیا، پہلے التفات جائز تھا پھر اس کو منسوخ قرار دے دیا گیا، مثلاً احادیث میں ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ رَافِعُوْا اَيْدِيَنَا فِى الصَّلٰوةِ، فَقَالَ: مَا بَالُهُمْ رَافِعِيْنَ اَيْدِيَهُمْ فِى الصَّلَاةِ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ الْخَيْلِ الشُّمُسِ؟ اُسْكُنُوْا فِى الصَّلَاةِ.

''سنن النسائی، حدیث: ۱۱۸۴، کتاب السهو، باب: السلام بالایدی فی الصلاة، وفی روایة المسلم، قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، وَاَشَارَ بِيَدِهٖ

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اِلَـى الْـجَـانِبَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمِ، عَلامُ تُـؤْمِـئُـوْنَ بِـاَيْـدِيْـكُـمْ كَـاَنَّـهَـا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ؟ اِنَّمَا يَكْفِيْ اَحَـدُكُمْ اَنْ يَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ، ثُمَّ يَسَلِّمُ عَلَى أَخِيْهِ مَنْ عَلٰى يَـمِيْـنِـهٖ وَشِـمَـالِهٖ، مسلم حديث: ۴۳۱، كتاب الصلاة باب: الأمر بالسكون في الصلاة".

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم نماز میں اپنے ہاتھ اُٹھائے ہوئے تھے، تو آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نماز میں اپنے ہاتھوں کو اُٹھائے ہوئے ہو، گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دُم ہیں، نماز میں پرسکون رہو۔

اور مسلم کی روایت میں یہ ہے کہ ہم: السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے دونوں جانب (دائیں اور بائیں طرف) اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کرتے تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے ہاتھوں سے اشارہ کیوں کرتے ہو ایسا لگتا ہے کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دُم ہوں، تمہارے لئے بس اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے ہاتھ کو رانوں پر ہی رکھا رہنے دیا کرو اور اپنے دائیں بائیں اپنے بھائیوں کو سلام کر لیا کرو۔

اور مثلاً گفتگو کے بارے میں:

عَـنْ زَيْـدِ بْـنِ اَرْقَـمَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُكَلِّمُ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ بِـالْـحَـاجَةِ عَـلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى نَـزَلَـتْ هٰـذِهِ الْآيَةُ "حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ" فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ.

[Website: DifaAhleSunnat.com]

”سنن النسائی حدیث: ۱۲۱۹ ، کتاب السھو ، الکلام فی الصلاۃ“.

ترجمہ : زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں دوران نماز آدمی اپنے ساتھی پاس میں نماز پڑھنے والے سے ضرورتاً گفتگو کرلیا کرتا تھا پھر یہ آیت نازل ہوگئی (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم نمازوں بالخصوص درمیانی نماز کی حفاظت کرو اور اللہ کے سامنے باادب کھڑے رہو) تو ہمیں پرسکون رہنے کا حکم دیدیا گیا۔

اور مثلاً التفات کے بارے میں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الصَّلَاةِ.

”سنن النسائی حدیث: ۱۱۹۶ ، کتاب السھو، باب: التشدید فی الالتفات فی الصلاۃ“۔

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں التفات (اِدھر اُدھر دیکھنے) کے بارے میں معلوم کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ (شیطان کی) اچک ہے، اس کو شیطان نماز سے اچک لیتا ہے۔

اور مثلاً:

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا السَّلَامَ، حَتَّى قَدِمْنَا مِنْ أَرْضِ الْحَبْشَةِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يُرِدْ عَلَيَّ، فَأَخَذَنِي مَا قَرُبَ وَمَا بَعُدَ،

[Website: DifaAhleSunnat.com]

فَجَلَسْتُ حَتّٰی اِذَا قَضَی الصَّلَاۃَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُحْدِثُ مِنْ أَمْرِہٖ مَا یَشَاءُ، وَاِنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ مِنْ اَمْرِہٖ اَنْ لَا یُتَکَلَّمَ فِی الصَّلَاۃِ.

"سنن النسائی حدیث: ۱۲۲۱، کتاب السھو، الکلام فی الصَّلاۃ"

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم (دوران نماز) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے چنانچہ وہ بھی ہمارے سلام کا جواب (دوران نماز) دیا کرتے تھے، حتی کہ جب ہم ارض حبشہ سے آئے تو میں نے آپ کو سلام کیا، پس آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا تو مجھ کو قریب و بعید کے لوگوں نے گھورنا شروع کیا، تو میں بیٹھ گیا یہاں تک کہ جب نماز پوری ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے احکامات میں سے جو چاہتا ہے، نیا حکم جاری فرما دیتا ہے، اور اب نیا حکم یہ آیا ہے کہ دوران نماز بات چیت نہ کی جائے۔

ان تمام احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ احکامات نماز میں تبدیلی ہوتی رہی ہے، یہی حال شاید رفع یدین کا بھی رہا ہو کہ پہلے پانچ جگہ پر مشروع رہا، پھر چار جگہوں پر، پھر تین اور آخر میں صرف تکبیر تحریمہ کے وقت ہی مشروع رہ گیا۔

(۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے تمام رُواۃ فقیہ ہیں اور خود حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تمام راویوں کے مقابلہ میں "اَفْقَہ" ہیں، اور حدیث مسلسل بالفقہاء (یعنی جس حدیث کے تمام راوی فقیہ ہوں) دوسری احادیث کے مقابلہ میں راجح ہوتی ہے، اس اصول کو ہم ائمہ حدیث کی کتابوں سے آگے چل کر بیان کریں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ سرِ دست ہم مسلسل بالفقہاء والی روایت کے ذریعہ امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی رحمہما اللہ کا ایک مناظرہ پیش کرتے ہیں۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مناظرۃ الامام الاعظم والاوزاعی:

اس سلسلہ میں اس مناظرہ کا ذکر مناسب ہوگا جو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان پیش آیا، وہ مناظرہ یہ ہے:

سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ قَالَ: اجْتَمَعَ أَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَالْاَوْزَاعِیُّ فِیْ دَارِ الْحَنَّاطِیْنَ بِمَکَّۃَ، فَقَالَ: الْاَوْزَاعِیُّ لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ مَابَالُکُمْ لَا تَرْفَعُوْنَ اَیْدِیَکُمْ فِی الصَّلَاۃِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْہُ؟ قَالَ: اَبُوْ حَنِیْفَۃَ لِأَجَلِ اَنَّہُ لَمْ یَصِحَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْہِ شَیْءٌ قَالَ: کَیْفَ لَا یَصِحُّ وَقَدْ حَدَّثَنِیْ الزُّھْرِیُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِیْہِ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاۃَ، وَعِنْدَ الرُّکُوْعِ، وَعِنْدَ الرَّفْعِ مِنْہُ، فَقَالَ لَہُ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَحَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنِ اِبْرَاھِیْمَ، عَنْ عَلْقَمَۃَ وَالْاَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِلَّا عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلَاۃِ وَلَا یَعُوْدُ لِشَیْءٍ مِنْ ذٰلِکَ، فَقَالَ الْاَوْزَاعِیُّ اُحَدِّثُکَ عَنِ الزُّھْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِیْہِ، وَتَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ حَمَّادٌ، عَنْ اِبْرَاھِیْمَ، فَقَالَ لَہُ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ کَانَ حَمَّاد اَفْقَہُ مِنَ الزُّھْرِیِّ، وَکَانَ اِبْرَاھِیْمُ أَفْقَہُ مِنْ سَالِمٍ، وَعَلْقَمَۃُ لَیْسَ بِدُوْنِ اِبْنِ عُمَرَ فِی الْفِقْہِ، وَاِنْ کَانَتْ لِاِبْنِ عُمَرَ صُحْبَۃٌ، وَلَہُ فَضْلُ صُحْبَۃٍ، فَالْاَسْوَدُ لَہُ فَضْلٌ کَثِیْرٌ وَعَبْدُاللّٰہِ ھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ، فَسَکَتَ الْاَوْزَاعِیُّ۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

”مسند الامام الاعظم، من رواية صدر الدين موسىٰ بن زكريا الحصكفى، ص: ۱۵۵، كتاب الصلاة، مسألة رفع اليدين، حديث: ۹۷، مطبوعه مكتبة البشرى، كراچى، پاكستان“.

ترجمہ: امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہما مکہ مکرمہ کے دارالحناطین میں جمع ہوئے، امام اوزاعی نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم نماز میں عندالرکوع اور رکوع سے اُٹھنے پر اپنے ہاتھ نہیں اُٹھاتے؟ تو امام ابوحنیفہ نے کہا، کیونکہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی صحیح (روایت) نہیں ملتی، (امام اوزاعی نے) فرمایا کیسے صحیح (روایت) نہیں ملتی، مجھ سے امام زہری نے حدیث بیان کی سالم کے واسطہ سے، انہوں نے اپنے والد ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیشک آپ اپنے ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے جب نماز شروع فرماتے، اور رکوع کے وقت اور رکوع سے اُٹھنے پر، تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا ہم سے حدیث بیان کی حماد نے ابراہیم کے واسطہ سے، اور ابراہیم نے علقمہ اور اسود کے ذریعہ انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نماز کے شروع ہی میں ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے پھر کسی اور مقام پر نماز میں ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے، تو امام اوزاعی نے کہا میں آپ کو حدیث سنا رہا ہوں ”والزهرى، عن سالم، عن أبيه“ کی سند سے، اور آپ کہہ رہے ہیں ”حدثنى حماد، عن ابراهيم، عن علقمة والاسود، عن ابن مسعود“ تو ان سے امام ابوحنیفہ نے فرمایا حماد زہری سے زیادہ فقیہ ہیں،

[Website: DifaAhleSunnat.com]

اور ابراہیم سالم سے اور علقمہ فقاہت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کم نہیں اگرچہ ان کو صحبت رسول حاصل ہے، اور ان کو صحابی کا شرف حاصل ہے تو اسود کے بھی بہت فضائل ہیں اور عبداللہ تو عبداللہ ہی ہیں (ان کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں) تو یہ سن کر امام اوزاعی خاموش رہ گئے۔

اس مناظرہ میں ''احدثک، عن الزھری، وتقول حدثنی حماد'' اس جملہ سے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراض کا منشا یہ تھا کہ میری سند عالی ہے کیونکہ ان کی سند میں صحابی تک صرف دو واسطے ہیں ''زہری اور سالم'' اور جبکہ آپ کی سند میں صحابی تک تین واسطے ہیں ''حماد، ابراہیم، علقمۃ'' لہٰذا ''عُلُوِّ اسناد'' کی بناء پر میری روایت راجح ہے۔

اس پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ''کان حماد افقه من الزهری، و کان ابراهیم افقه من سالم و علقمة لیس بدون ابن عمر فی الفقه وان کانت لابن عمر صحبة وله فضل، و عبد اللّٰه هو عبد اللّٰه''۔

اس جواب پر امام اوزاعی خاموش ہو گئے، کیونکہ یہ جواب راویوں کی فقاہت کی بنیاد پر تھا۔

امام سرخسی اور شیخ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہما اس مناظرہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

فرجح حدیثه بفقه رُواته وهو المذهب لان الترجیح بفقه الرواة لا بعلو الاسناد.

(کتاب المبسوط لامام السرخسی ج: ۱ ص: ۱۴ مطبوعة دار المعرفة بیروت لبنان، فتح القدیر ج: ۱ ص: ۳۱۹، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطبوعة دار الکتب العلمیة بیروت لبنان.

[Website: DifaAhleSunnat.com]

امام ابوحنیفہؒ نے اپنی حدیث کو اس کے راویوں کی فقاہت کی بنیاد پر ترجیح دی یہی صحیح مذہب ہے، کیونکہ (حدیث کو) ترجیح راویوں کے فقیہ ہونے پر دی جاتی ہے نہ کہ عُلُوّ سند کی بنیاد پر۔

قابلِ نظر دو باتیں:

یہاں دو باتیں قابل نظر ہیں، ایک یہ کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ فرمایا کہ علقمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فقہ میں کم نہیں اگرچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو شرفِ صحابیت حاصل ہے، اس کی تائید اس بات سے ہوتی ہے جو ابونعیم نے ''حلیۃ الاولیاء'' میں نقل کی ہے دیکھئے:

''عَنْ قَابُوسِ بْنِ اَبِیْ ظَبْیَانَ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِیْ لِاَیِّ شَیْءٍ کُنْتَ تَأْتِیْ عَلْقَمَةَ، وَتَدَعُ أَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: رَأَیْتُ أَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَسْأَلُوْنَ عَلْقَمَةَ وَیَسْتَفْتُوْنَہٗ.

''حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء ج: ۲ ص: ۹۸، تذکرہ ۱۶۴ مطبوعة دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع''۔

ترجمہ: قابوس بن ابوظبیان سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد محترم سے پوچھا کہ آپ اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر علقمہ کے پاس کیوں جاتے ہو؟ تو ابوظبیان نے (جواب میں) فرمایا کہ میں نے خود اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو علقمہ سے سوال کرتے اور پوچھتے ہوئے دیکھا ہے (کہ وہ ان سے فتویٰ طلب کرتے ہیں)۔

[Website: DifaAhleSunnat.com]

دوسری بات:

یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''عُلُوّ اسناد'' کے مقابلہ میں راویوں کے افقہ ہونے کو ترجیح دی۔ ترجیح کا یہ طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد:

''وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ''.

''سنن ابن ماجه، حديث: ۲۳۰، باب من بلّغ علما، سنن ابی داؤد، حديث: ۳۶۶۰، كتاب العلم، باب: فضل نشر العلم''.

سے ماخوذ ہے، جس سے معلوم ہوا کہ راوی میں فقاہت کی صفت، ایک مطلوب اور قابلِ ترجیح صفت ہے۔

پھر ''الترجيح بفقه الرواة لابعلوا الاسناد'' یہ صرف امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہی اصول وضابطہ نہیں بلکہ دوسرے محدثین بھی اسے تسلیم کرتے ہیں، چنانچہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''معرفة علوم الحديث'' میں اپنی سند کے ساتھ علی ابن خشرم کا یہ قول نقل کیا ہے۔

قَالَ لَنَا وَكِيعٌ، اَیُّ الْاِسْنَادَيْنِ اَحَبُّ اِلَيْكُمْ، اَلْاَعْمَشُ ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ. (۲) اَوْ سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ؟

فَقُلْنَا: اَلْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ: فَقَالَ: يَا سُبْحَانَ اللّٰهِ (۱) اَلْاَعْمَشُ شيخ: وَاَبُوْا وَائِلٍ شَيْخٌ.

(۲) وَسُفْيَانُ فَقِيْهٌ، وَمَنْصُوْرٌ فَقِيْهٌ. وَاِبْرَاهِيْمُ فَقِيْهٌ، وَعَلْقَمَةُ فَقِيْهٌ، وَحَدِيْثٌ يَتَدَاوَلُهُ الْفُقَهَاءُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَتَدَاوَلُهُ الشُّيُوْخُ.

''معرفة علوم الحديث، امام حاكم نيساپوری، ص: ۱۲۴، ذكر اول نوع من انواع علوم الحديث''. مطبوعه دار ابن حزم''

[Website: DifaAhleSunnat.com]

ترجمہ : ہم سے وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے سوال کیا آپ کے نزدیک دونوں سندوں سے کونسی سند زیادہ پسندیدہ ہے یعنی۔

(۱) الاعمش، عن ابی وائل، عن عبد اللّٰہ، یا (۲) سفیان، عن منصور، عن ابراھیم، عن علقمة عن عبداللّٰہ؟

علی ابن خشرم فرماتے ہیں میں نے جواب دیا: ''**الاعمش، عن أبی وائل**'' تو وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے تعجب سے فرمایا، اعمش تو صرف محدث ہیں اور ابو وائل بھی محدث ہیں۔

اور سفیان فقیہ ہیں، منصور فقیہ ہیں، ابراہیم فقیہ ہیں اور علقمہ بھی فقیہ ہیں اور جس حدیث مسلسل کو فقہاء کرام لیں وہ حدیث زیادہ بہتر ہے اس حدیث سے جس کو شیوخ نے (محدثین) لیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ عام محدثین کے نزدیک بھی حدیث مسلسل بالفقہاء ''علوّ اسناد'' کے مقابلہ میں راجح ہے اسی لئے احناف نے حدیث عبداللہ ابن مسعود کو ''ترک رفع یدین'' کے سلسلہ میں ترجیح دی۔

تمام فقہاء ترک رفع یدین کے قائل تھے:

اسلام کی ابتدائی دو صدیوں میں اکثر فقہاء محدثین ''ترک رفع یدین'' پر عامل تھے۔

حَدَّثَنِی اِبْنُ اَبِی دَاوٗدَ قَالَ: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنَسَ، قَالَ: ثنا اَبُوْبَکْرُ بْنُ عَیَّاشٍ قَالَ: مَا رَأَیْتُ فَقِیْهًا قَطُّ یَفْعَلُهٗ، یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ غَیْرِ التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی.

''شرح معانی الآثار ج: ۱ ص: ۲۲۸ حدیث: ۱۳۶۷، شرح

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مشکل الآثار ج:۱۵ ص:۵۱ مطبوعة مؤسسة الرسالة بیروت"

ترجمہ: ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے کسی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر اولیٰ کے علاوہ "رفع یدین" کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ان دلائل کی روشنی میں واضح ہو گیا، کہ احناف کا تکبیر تحریمہ کے علاوہ دیگر مقامات پر "رفع یدین" نہ کرنا قرآن وحدیث، آثار صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم اجمعین کے مسلک اور مزاج کے مطابق ہے۔

تمت بالخیر

[Website: DifaAhleSunnat.com]

مراجع ومصادر

(۱) قرآن مجید.
(۲) صحیح بخاری.
(۳) صحیح مسلم.
(۴) سنن ابی داؤد
(۵) سنن ترمذی.
(٦) سنن نسائی.
(۷) سنن ابن ماجه.
(۸) قدوری.
(۹) هدایه.
(۱۰) نیل الفرقدین.
(۱۱) مسند احمد بن حنبل.
(۱۲) المحلی بالآثار.
(۱۳) مسند ابی عوانه.
(۱۴) مسند حمیدی.
(۱۵) معرفة السنن والآثار للبیهقی.
(۱٦) سنن الدار قطنی.
(۱۷) السنن الکبری للبیهقی.
(۱۸) شرح معانی الآثار.
(۱۹) الکامل لابن عدی.
(۲۰) میزان الاعتدال.

[Website: DifaAhleSunnat.com]

(۲۱) مسند الامام ابی حنیفة بروایة ابی نعیم الاصبهانی.

(۲۲) کتاب رفع الیدین للبخاری.

(۲۳) مصنف ابن ابی شیبة.

(۲۴) الخلافیات للبیهقی.

(۲۵) الدرایة فی تخریج احادیث الهدایة.

(۲۶) التحقیق فی احادیث الخلاف، لابن جوزی.

(۲۷) الأنساب للسمعانی.

(۲۸) اللباب فی تهذیب الانساب.

(۲۹) تبصیر المنتبه بتحریر المشتبه.

(۳۰) جذوة المقتبس فی ذکر ولاة الاندلس.

(۳۱) بغیة الملتمس فی تاریخ رجال اهل الاندلس.

(۳۲) سیر اعلام النبلاء.

(۳۳) تاریخ بغداد.

(۳۴) الثقات من لم یقع فی الکتب الستة.

(۳۵) تقریب التهذیب.

(۳۶) سلسلة الاحادیث الضعیفة والموضوعة.

(۳۷) المواهب اللطیفة شرح مسند الامام ابی حنیفة.

(۳۸) شرح سنن ابن ماجه للمغلطائی.

(۳۹) القند فی ذکر علماء سمر قند.

(۴۰) کتاب الحجة علی أهل المدینة.

(۴۱) المصنف لعبد الرزاق.

(۴۲) اخبار الفقهاء والمحدثین.

[Website: DifaAhleSunnat.com]

(۴۳) تاریخ الثقات للعجلی.

(۴۴) الاستذکار.

(۴۵) التمهید.

(۴۶) فقه سفیان الثوری.

(۴۷) تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس.

(۴۸) دلائل النبوۃ للبیهقی.

(۴۹) کتاب الجرح والتعدیل.

(۵۰) تفسیر السمرقندی المسمیٰ بحر العلوم.

(۵۱) المعجم الاوسط للطبرانی.

(۵۲) معجم الزوائد و منبع الفوائد.

(۵۳) شرح مشکل الآثار.

(۵۴) مؤطا امام مالک.

(۵۵) مسند الامام الاعظم من روایة صدر الدین موسیٰ بن زکریا.

(۵۶) کتاب المبسوط لامام السرخسی.

(۵۷) حلیة الاولیاء وطبقات الاصفیاء.

(۵۸) معرفة علوم الحدیث.

(۵۹) درس ترمذی.

(۶۰) تحفة الالمعی.

(۶۱) معرفة الثقات.

[Website: DifaAhleSunnat.com]